ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

ستمبر 2023ء

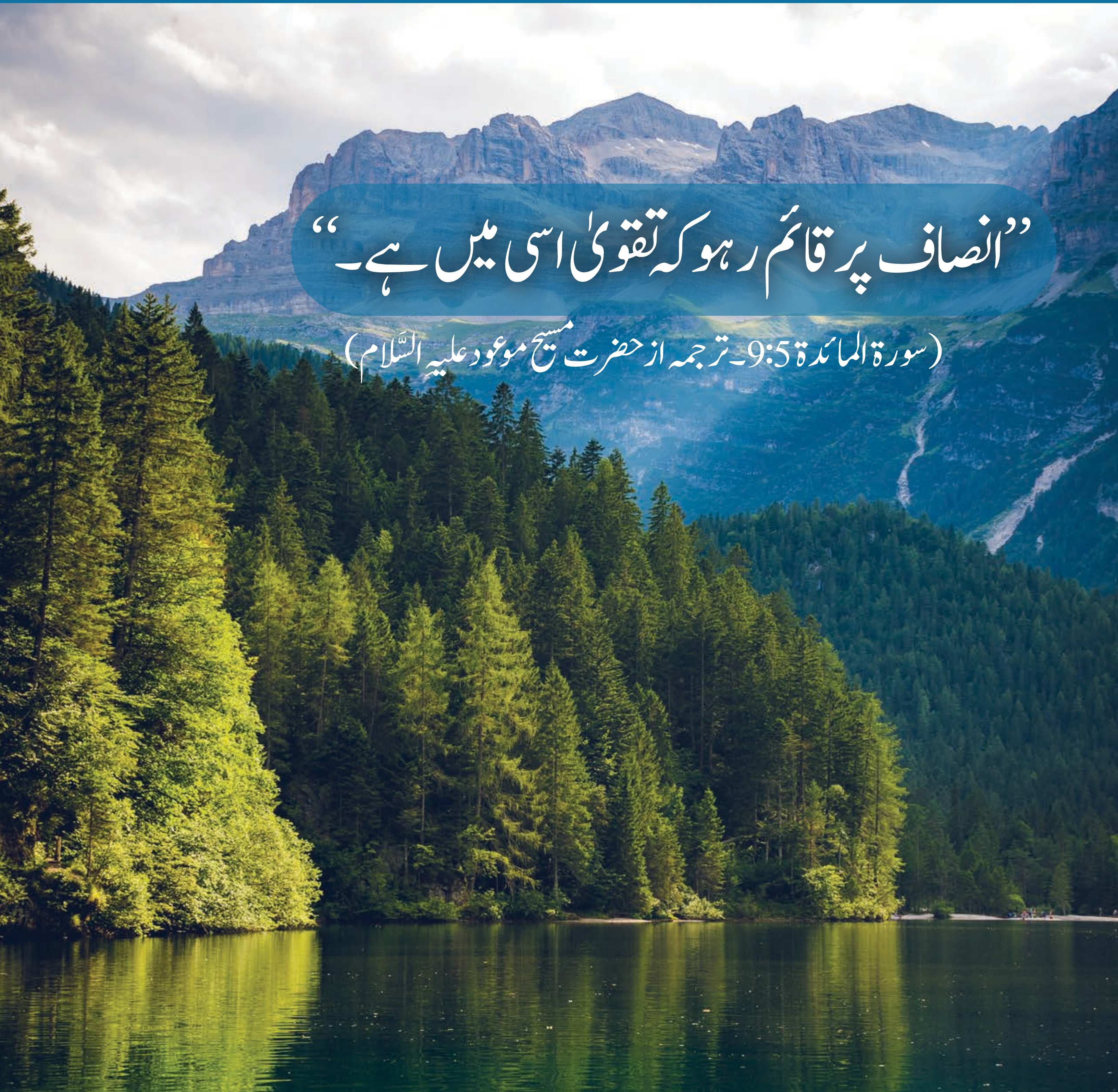

"انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔"

(سورۃ المائدۃ 9:5۔ ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

انصاف انسان کی خوبیوں کو روشن کر دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”دنیا میں عدل اور انصاف قائم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اس کے علاوہ کبھی وہ اعلیٰ معیار قائم ہو ہی نہیں سکتا جو دنیا سے ناانصافی اور ذاتی غرضوں کے حصول کو ختم کر سکے۔... عدل و انصاف کا وصف انسان میں ہونا اُس کی خوبیوں کو روشن تر کر دیتا ہے۔ ... اگر اس پر عمل ہو یعنی انصاف قائم کرنے کے لئے انسان اپنے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینے سے نہ رُکے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو جاتا ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی۔“

(خطبہ جمعہ، فرمودہ 9/ اگست 2013ء۔ مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، 30/ اگست 2013ء، صفحہ 6)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

ستمبر 2023ء : صفر، ربیع الاوّل 1445ہجری قمری : تبوک 1402ہجری شمسی : جلد 52 : شمارہ 9

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ خلافت روحانی ترقیات کا عظیم الشان ذریعہ از مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب	15
★ نظامِ وصیت ۔قربِ الٰہی پانے کا ذریعہ از مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	21
★ علم ومعرفت میں حصولِ کمال از مکرم عاطف وقاص صاحب	24
★ اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو از مکرم خالد محمود شرما صاحب	25
★ جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں	28
★ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو مخلصین اور فدائین کے مختصر تذکرے از مکرم چوہدری عبدالباری صاحب	30
★ مکرم محمود احمد وینس صاحب کا ذکرِ خیر از مکرم ناصر احمد وینس صاحب	32
★ مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب کا مختصر ذکرِ خیر از محترمہ نسیم محمودہ چوہدری صاحبہ	34
★ ایک پاکستانی نژاد امریکن احمدی کا اعزاز	36
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	38

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ
فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآنِ مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى أَلَّا تَعْدِلُوْا ۚ اِعْدِلُوْا قف هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ المائدۃ 9:5)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا وَإِنْ أَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔

(جامع الترمذي، كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ، باب مَا جَاءَ فِي الإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم دوسروں کی دیکھا دیکھی یہ نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسنِ سلوک کریں گے تو ہم ان سے حسنِ سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پر ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ لوگ تم سے حسنِ سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا سلوک کرو اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی ظلم سے کام نہ لو۔“

انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ فرمایا ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى

یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دکھ دیویں اور خونریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے، اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکا دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اس کا نام کاغذات بندوبست میں نہیں لکھواتا اور یوں اتنی محبت کہ اس پر قربان ہوا جاتا ہے پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیارِ محبت کا ذکر کیا کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔“

(نور القرآن نمبر 2۔ روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 409-410)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ جون 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جون 2023ء

جنگ بدر کے پس منظر کا بیان

کفار مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اور تدابیر اختیار کیں
وہ کسی بھی زمانے اور علاقے سے قطع نظر دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کے لیے کافی وجوہات تھیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2؍جون 2023ء کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہؓ کی سیرت اور قربانیوں کے متعلق مَیں ایک سلسلہ خطبات میں بیان کرتا رہا ہوں۔ بہت سے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا اور مجھے لکھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہ بیان کی جائے تو تشنگی رہ جائے گی۔ اصل محور تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جس کے گرد صحابہؓ گھومتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر گزشتہ کچھ عرصے میں خطبات دیئے بھی گئے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایسی ہے کہ جسے محدود نہیں کیا جاسکتا۔ ایک ایک وصف ایسا ہے کہ جس کا احاطہ کئی کئی خطبات میں بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ سیرت ان شاءاللہ وقتاً فوقتاً بیان ہوتی بھی رہے گی۔ یہی ہماری زندگیوں کا محور ہے، اس کے بغیر ہمارا دین ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ بہرحال اس وقت میں جنگِ بدر کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخ کے واقعات پیش کروں گا اور یہ سلسلہ آئندہ چند خطبات میں بھی چلے گا۔

سب سے پہلے اس جنگ کا پس منظر بیان کرتا ہوں۔ اس پس منظر میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان ہو جاتے ہیں۔ جنگِ بدر کے اسباب بیان کرتے ہوئے قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ ’’سیرت خاتم النبیینؐ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ کفار مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اور تدابیر اختیار کیں وہ کسی بھی زمانے اور علاقے سے قطع نظر دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کے لیے کافی وجوہات تھیں۔ طعن و تشنیع اور تحقیر آمیز رویّے کے ساتھ مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید کے اعلان سے جبراً روکا۔ انہیں مارا پیٹا، ان کے اموال لوٹ لیے، ان میں سے بعض کو قتل کیا، ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی۔ جب بعض مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تو نجاشی کے دربار تک ان مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے پیچھا کیا۔ مسلمانوں کے سردار یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح سے تکالیف دی گئیں، طائف میں پتھر برسائے گئے، اور بالآخر مکّے کی پارلیمان میں تمام سرداروں کے اتفاق سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا جائے۔ پھر اس خونی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نوجوانانِ مکہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر حملہ آور ہوئے۔ تاہم خدا نے فضل کیا اور آپؐ محفوظ رہے اور جان بچا کر غارِ ثور میں پناہ لی۔ کیا یہ تمام منصوبے اور خونی قرار دادیں کفارِ مکہ کی طرف سے اعلانِ جنگ نہ تھا؟ کیا قریش کے یہ مظالم مسلمانوں کی طرف سے دفاعی جنگ کی کافی بنیاد نہیں ہوسکتے؟ کیا دنیا میں کوئی باغیرت قوم ان حالات کے ہوتے ہوئے اس الٹی میٹم کو قبول کرسکتی ہے جو کفار نے مسلمانوں کو دیا؟ یقیناً یقیناً اگر مسلمانوں کی جگہ کوئی اور قوم ہوتی تو وہ اس سے بہت پہلے کفار کے خلاف جنگ میں اتر آتی۔ لیکن مسلمانوں کو ان کے آقا و مولا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جنگ کا حکم نہ تھا۔

جب مکّہ میں بعض صحابہؓ نے کفار کے مظالم پر ردِّعمل دینے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو عفو کا حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح ظلم سہتے سہتے جب ایک مدت گزر گئی اور مسلمانوں کو مکّہ سے بے دخل ہونا پڑا تو خدا نے مسلمانوں کو دفاع

جنگ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت قریش کے الٹی میٹم کو قبول کیے جانے کی علامت ہے اور اس میں خدا کی طرف سے اعلانِ جنگ کا ایک مخفی اشارہ تھا جسے کفار اور مسلمان دونوں سمجھتے تھے۔ افسوس کہ ظالم قریش نے اس مخفی اشارے کو نہ سمجھا ورنہ اگر اب بھی کفار باز آجاتے اور دین کے معاملے میں جبر سے کام لینا چھوڑ دیتے اور مسلمانوں کو امن کی زندگی بسر کرنے دیتے تو یقیناً انہیں اب بھی معاف کر دیا جاتا۔ مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہونے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد کفار نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ وہ آپؐ کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور غارِ ثور کے منہ تک جا پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر آپؐ کی خاص نصرت فرمائی اور قریش کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ قریش اس پر بھی باز نہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر لانے والے کے لیے ایک سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ بیسیوں نوجوان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے سراقہ بن مالک کا واقعہ اسی تعاقب کا نتیجہ تھا۔ غرض اس تدبیر میں بھی قریش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر گئے تو قریش مکہ نے مدینہ کے رئیس عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کو ایک دھمکی آمیز خط لکھا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو پناہ دی ہے۔ ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو تم اس سے جنگ کرو یا اسے جلاوطن کر دو۔ ورنہ ہم سب متحد ہو کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو اپنے ماتحت کر لیں گے۔ جب یہ خط عبد اللہ بن ابی اور اس کے بت پرست ساتھیوں کو ملا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے۔ جب آپؐ کو اس بات کی خبر ملی تو آپؐ ان سے ملے اور انہیں سمجھایا اور جنگ سے روکا۔

اسی طرح قریشِ مکّہ نے بڑے منظم انداز میں عرب کے دیگر قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا اور جنگ پر آمادہ کیا۔ اس کے نتیجے میں تمام عرب اہلِ مدینہ کے دشمن ہو گئے اور یہ حال ہو گیا کہ گویا مدینہ کے ارد گرد آگ ہی آگ ہے۔

خود مدینہ کے اندر یہ حالت تھی کہ ابھی تک اوس اور خزرج کے اندر ایک معتد بہ حصہ شرک پر قائم تھا اور گو کہ وہ بظاہر اپنے بھائی بندوں کے ساتھ تھے لیکن ان حالات میں ایک مشرک کا کیا بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔ پھر دوسرے نمبر پر منافقین تھے جو در پردہ اسلام کے دشمن تھے۔ تیسرے نمبر پر یہود تھے جن کے ساتھ گو کہ معاہدہ ہو چکا تھا مگر ان یہود کے نزدیک معاہدے کی کوئی قیمت نہ تھی۔ غرض اس وقت مدینہ کے اندر کا ماحول مسلمانوں کے خلاف ایک مخفی ذخیرۂ بارود سے کم نہ تھا اور قبائل عرب کی ذرا سی چنگاری مسلمانانِ مدینہ کو بھک سے اڑا دینے کے لیے کافی تھی۔ اس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا۔ پس ایسے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی وحی نازل ہوئی اور جہاد بالسیف کا حکم نازل ہوا۔ جہاد بالسیف کے متعلق سب سے پہلی آیت 12/صفر 2/ہجری کو نازل ہوئی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ تشریف لائے تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق ہے۔ بعض کے نزدیک یہ آیت ہجرت کے معاً بعد نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ ہجرت کے فوراً بعد ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کی بعض پارٹیوں کو روکنے کے لیے مسلح دستے روانہ فرمائے تھے۔

سورہ حج کی یہ دو آیات ہیں جن میں جہاد بالسیف کی پہلی بار اجازت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیے گئے۔ یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے، اور گرجے اور یہود کے معابد اور مساجد کہ جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دیے جاتے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہاں ہر مذہب کی عبادت گاہ کا نام لے کر اس کی حفاظت کی بات کی گئی ہے۔

جہاد فرض ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ابتداءً چار تدابیر اختیار کیں۔ اوّل آپؐ نے خود سفر کر کے مدینہ کے ارد گرد کی اقوام سے معاہدے کیے۔ دوم آپ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینہ کے قرب وجوار میں روانہ کرنا شروع کیں۔ سوم یہ کہ ان پارٹیوں کی روانگی سے کمزور مسلمانوں کو مدینہ آکر مسلمانوں سے مل جانے کا موقع میسر آگیا۔ چہارم یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرمادی جو مکّہ سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینہ کے پاس سے گزرتے تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ سلسلہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب

مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب آف یوکے ابن مکرم مولوی قمر الدین صاحب (اولین صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) مرحوم 27/مئی کو 86/سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا جنازہ حاضر تھا۔ مرحوم 1966ء سے یوکے میں مسجد فضل کے نزدیک مقیم تھے۔ 1995ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کی اور پہلے وکالت تبشیر اور بعد ازاں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمات بجا لاتے رہے۔

مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب

آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے بیٹے تھے۔مرحوم حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نواسے تھے۔گزشتہ دنوں 79/سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کیا تھا۔ یوکے میں رائل کالج آف سرجنز ایڈنبرا سے پوسٹ گریجوایشن ایف آر سی ایس کیا۔آپ واقفِ زندگی تھے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تقریباً پچاس برس خدمت کی توفیق ملی۔1983ء سے تاوفات وقفِ جدید بورڈ کے ممبر رہے۔مرحوم غریب پرور، خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے، صلہ رحمی کے وصف سے متصف، بلاتفریق سب کا بے لوث علاج کرنے والے، نظامِ جماعت کے اطاعت گزار، نیک طبیعت کے مالک تھے۔آپ کی وفات پر آنے والوں میں اکثریت غریب طبقے کے لوگوں کی تھی جو یہ کہتے ہوئے آئے کہ ہمارے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ ہسپتال کے عملہ نے لکھا کہ ہمارا ہسپتال یتیم ہوگیا۔

مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ

مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد صاحب آف اسلام آباد، پاکستان۔ گزشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ دین دار، صدقہ وخیرات میں پیش پیش، پردے کی پابندی کرنے والی، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔

مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب آف ادھوالی ضلع فیصل آباد

مرحوم کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بیٹے مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب مبلغِ سلسلہ ہیں اور جامعہ احمدیہ جرمنی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2023ء

جنگِ بدر کے تناظر میں مختلف غزوات وسرایا کا تذکرہ

جنگ بدر کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ بنت عبد المطلب کا ایک عجیب خواب جو بعد میں سچا ثابت ہوا۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/جون 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہجرت کے بعد کے ابتدائی حالات، جنگ بدر کے اسباب، کفار مکہ کی کارروائیوں اور اُن کے منصوبوں کو روکنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کارروائی فرمائی اس کا کچھ ذکر ہوا تھا۔جنگ بدر سے قبل کچھ سرایا اور غزوات بھی ہوئے اور کفار مکہ کی جنگ کے لیے تیاری کے کچھ حالات بھی بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

سریہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان ایک ہجری میں پہلا سریہ حضرت حمزہؓ بھیجا جسے سیف البحر بھی کہتے ہیں۔جھنڈا سفید تھا،حضرت ابومرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمبردار تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا امیر بنایا۔تیس مہاجر سوار اُن کے ساتھ تھے۔عیص کے مقام پر ابوجہل کی سرکردگی میں شام سے آنے والے ایک قافلے سے ان کا سامنا ہوا۔دونوں فریق صف آرا ہوئے لیکن بنوسُلیم قبیلے کے ایک رئیس نے بیچ بچاؤ کرادیا اور دونوں فریق واپس چلے گئے۔

پھر سریہ عبیدہ بن حارث ہے۔شوال ایک ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساٹھ مہاجرین کی کمان دے کر ثنیۃ المرۃ کی طرف روانہ کیا جہاں ابوسفیان اور اس کے دو سو سواروں سے آمنا سامنا ہوا۔دونوں طرف سے چند تیر چلائے گئے مگر باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔اس سے پہلے مسلمانوں اور کفار کے درمیان کبھی تیراندازی نہیں ہوئی تھی۔مسلمانوں کی طرف سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلا تیر چلایا جو اسلامی تاریخ کا پہلا تیر تھا اور جس پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجا طور پر فخر تھا۔پھر فریقین واپس اپنے علاقے میں چلے گئے۔

سریہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پھر سریہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یا دو ہجری میں ہوا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک تجارتی قافلے کو روکنے کے لیے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیس آدمیوں کا امیر بنا کر روانہ کیا اور حکم دیا کہ خرار وادی

سے آگے نہ جائیں لیکن جب یہ خبرار پہنچے تو وہ قافلہ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی نکل گیا تھا لہٰذا یہ بغیر کسی تصادم کے واپس آ گئے۔

غزوہ ودّان

پھر غزوہ ودّان صفر دو ہجری کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ ستّر مہاجرین کے ساتھ ودّان کی طرف گئے۔ مؤرخ ابن سعد کے نزدیک یہ پہلا غزوہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے۔

آپؐ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ آپؐ کا ارادہ قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن وہ آپؐ کے پہنچنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔ آپؐ نے بنوضمرہ کے سردار مخشی بن عمرو ضمری کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا جس کے مطابق دونوں فریق ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی فریق کے دشمن کا ساتھ دیں گے۔ اس سفر میں آپؐ پندرہ دن مدینہ سے باہر رہے۔

غزوہ بواط

غزوہ بواط ربیع الاول 2/ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا اور اپنے دو صحابہ کی معیت میں قریش کے قافلے کو روکنے کے لیے نکلے۔ اس قافلہ میں امیہ بن خلف کے علاوہ ایک سو دیگر قریشی اور دو ہزار پانچ سو اونٹ تھے۔ بواط پہنچنے پر آپؐ کا کسی سے سامنا نہیں ہوا اور آپؐ واپس مدینہ لوٹ آئے۔ جھنڈے کا رنگ سفید تھا جسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہؓ نے اُٹھا رکھا تھا۔

غزوہ عُشَیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکہ سے نکلا ہے اور مکہ والوں نے اس میں اپنا سارا تجارتی مال لگا دیا تھا تاکہ جو منافع ہو وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہو۔

چنانچہ آپؐ جمادی الاولیٰ یا جمادی الثانیہ 2/ہجری میں ڈیڑھ دو سو افراد کے ساتھ عازم سفر ہوئے۔ جب آپؐ عُشَیرہ پہنچے تو علم ہوا کہ وہ قافلہ چند روز پہلے ہی جا چکا ہے۔ آپؐ نے چند روز قیام کیا اور بنو مدلج اور بنوضمرہ کے حلیفوں سے صلح کا معاہدہ کیا اور مدینہ واپس آ گئے۔ قریش کا یہ وہی قافلہ تھا جس کی شام سے واپسی پر آپؐ دوبارہ اس کے تعاقب میں نکلے اور بدر کا معرکہ پیش آیا۔

غزوہ بدر الاولیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ عُشَیرہ سے واپس آئے تو دس دن بھی نہ گزرے تھے کہ کُرز بن جابر نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ آپؐ اس کے تعاقب میں نکلے اور حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ آپؐ سفوان وادی میں پہنچے لیکن کُرز بن جابر تیزی سے آگے نکل گیا اور آپؐ اُسے نہ پا سکے لہٰذا آپؐ واپس مدینہ آ گئے۔ اسے بدر الاولیٰ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ بدر کے ایک جانب سفوان مقام تک مسلمانوں کا لشکر پہنچا تھا۔

سریہ عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سریہ عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ کے قریب وادی نخلہ میں ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آٹھ مہاجرین کے ہمراہ روانہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اونٹ گم ہو گیا جس کی تلاش میں وہ پیچھے رہ گئے اور باقی سب نخلہ پہنچ گئے۔ وہاں قریش مکہ نے مسلمانوں کو دیکھا تو خوفزدہ ہو گئے۔ حرمت والے مہینے رجب کا آخری دن تھا۔ مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اگر چھوڑ دیا تو یہ ہاتھ سے نکل جائیں گے اس لیے قریش پر حملہ کر دیا اور اُن کے ایک رئیس عمرو بن حضرمی کو مار دیا۔ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو قیدیوں اور اونٹوں کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ تم حرمت والے مہینے میں جنگ کرو اور کوئی چیز بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینے میں اس حملے کے لیے مسلمانوں کی تسلی و تشفی کے لیے سورۃ البقرہ کی آیت 218 بطور وحی نازل کی۔ اس سے جہاں مسلمانوں کی تسلی ہوئی وہاں قریش بھی کچھ ٹھنڈے پڑ گئے کیونکہ انہیں پتہ لگ گیا کہ وحی ہوئی ہے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بحفاظت واپس آنے پر قریش کے دونوں قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

غزوہ بدر الکبریٰ

غزوہ بدر الکبریٰ کو قرآن کریم میں یوم الفرقان قرار دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگِ بدر کا دن تھا جس دن طاقتور مخالفین ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔

اس غزوہ کو بدر ثانیہ، بدر الکبریٰ، بدر العظمیٰ اور بدر القتال بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ابوسفیان قریش کا ایک قافلہ لے کر واپس آ رہا ہے جس میں ایک ہزار اونٹ ہیں اور اس میں قریش کا بہت بڑا سرمایہ تھا۔ تیس چالیس یا ستّر آدمی تھے۔ یہ وہی قافلہ تھا جس کے تعاقب میں آپؐ پہلے بھی نکلے تھے۔ اس مہم کے لیے آپؐ جمادی الاولیٰ یا جمادی الآخر 2/ہجری کو روانہ ہوئے۔ بعض کم علم لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے لُوٹ مار کے لیے یہ غزوہ کیا تھا لیکن قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرت خاتم النبیینؐ میں بیان کرتے ہیں کہ اس قافلہ کی روک تھام کے لیے

نکلنا ہرگز قابل اعتراض نہیں تھا کیونکہ یہ غیر معمولی قافلہ تھا اور اس کا منافع مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس کا منافع جنگ احد کی تیاری میں صَرف کیا گیا۔ پس اس کی روک تھام تدابیر جنگ کا ضروری حصہ تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قافلے کی خبر رسانی کی غرض سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے روانہ کیا۔ ابو سفیان کو خبر ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ اس کے قافلے پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ خبر سن کر وہ بہت خوفزدہ ہوا اور اپنے ایک قاصد کو مکہ جا کر یہ خبر دینے کو کہا اور خود ابوسفیان بدر کو ایک طرف چھوڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ بنت عبد المطلب کا ایک عجیب خواب ہے جو بعد میں سچا ثابت ہوا۔

انہوں نے ابوسفیان کے قاصد کے مکہ پہنچنے سے تین رات پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اونٹ پر سوار ابطح کے میدان میں، پھر خانہ کعبہ کی چھت پر اور پھر ابوقبیس پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو کر بلند آواز سے لوگوں کو اپنے قتل گاہوں میں تین دن کے اندر اندر پہنچنے کے لیے کہتا ہے۔ انہوں نے یہ خواب اپنے بھائی حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کو بتایا جو بعد ازاں پھیلتے پھیلتے ابوجہل تک پہنچ گیا۔ ابوجہل نے کہا کہ ہم تین روز تک انتظار کرتے ہیں اگر اسی طرح ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم ایک تحریر کعبے میں لٹکا دیں گے کہ تم عرب میں سب سے زیادہ جھوٹے ہو۔ بعد ازاں حضرت عباسؓ عبد المطلب کی خواتین کے کہنے پر ابوجہل کو مارنے کے لیے خانہ کعبہ میں گئے تو ان کی توجہ ابوسفیان کے قاصد کی وحشت ناک حالت اور ابوسفیان کے قافلے کو بچانے کے اعلان کی طرف مرکوز ہوگئی۔ قریش تو پہلے ہی جنگ کا بہانہ تلاش کر رہے تھے اس اعلان پر وہ جنگ کی بھرپور تیاری کرنے لگے۔ قریش کے پانچ سرداروں نے تیروں کے ذریعہ قرعہ ڈالا تو جنگ سے انکار والا قرعہ نکلا لیکن ابوجہل کے اصرار پر وہ راضی ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کی مزید تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جون 2023ء

جنگ بدر کے لیے تیاری اور روانگی کا تذکرہ

کفارِ مکہ کا لشکر بڑے جوش و خروش کے ساتھ روانہ ہوا۔ لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ام ورقہ کو ان کے غلام اور لونڈی نے قتل کیا

اور یوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق انہیں شہادت عطا ہوئی۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ نے مورخہ 16/ جون 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کفارِ مکّہ کی جنگ کی تیاری کے کچھ حالات بیان ہوئے تھے۔ اس بارے میں مزید تفصیل اس طرح ہے۔ امیہ بن خلف اور ابولہب نے جنگ میں شرکت سے کچھ گریز کرنا چاہا۔ چنانچہ ابوجہل امیہ بن خلف کے پاس آیا اور کہا کہ تم قریش کے سرداروں میں سے ہو اگر تم جنگ میں شریک نہ ہوئے تو لوگ بھی پیچھے ہٹ جائیں گے اس لیے تم ہمارے ساتھ ضرور چلو، بے شک ایک دو روز کی مسافت کے بعد واپس آجانا۔

دراصل امیہ جنگ پر جانے سے اس لیے گریز پا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ کی ہلاکت کی پیش گوئی کر رکھی تھی۔ اس کا تفصیلی ذکر صحیح بخاری میں ملتا ہے۔

ابولہب نے اپنی جگہ ایک دوسرے آدمی کو روانہ کیا تھا۔ اس کے نہ جانے کی وجہ عاتکہ بنت عبد المطلب کا خواب تھا۔ ابولہب کہا کرتا کہ عاتکہ کا خواب ایسے ہے جیسے کسی شخص کے ہاتھ میں کوئی شئے دے دی جائے۔

کفارِ مکہ کا لشکر بڑے جوش و خروش کے ساتھ روانہ ہوا۔ لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی۔ ان کے پاس ایک سو یا بعض کے نزدیک دو سو گھوڑے، سات سو اونٹ، چھ سو زرہیں اور دیگر سامانِ جنگ مثلاً نیزے، تلواریں اور تیر کمانیں بڑی تعداد میں تھے۔

اہلِ قریش مکّے سے نکل کر جحفہ میں اترے جو مدینے کی جانب بیاسی میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں ایک شخص جہیم بن صلت نے لوگوں سے اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں

اس نے یہ منظر دیکھا تھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار آیا اور اس کے ساتھ ایک اونٹ بھی تھا اور اس نے کہا کہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوالحکم بن ہشام یعنی ابوجہل، امیہ بن خلف اور فلاں فلاں سردارانِ قریش قتل ہو گئے۔ پھر اس نے اپنے اونٹ کی گردن میں نیزہ مار کر ہمارے خیموں کی طرف اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ اس اونٹ کا خون ہمارے لشکر کے ہر خیمے کو لگا۔ یہ خواب جب ابوجہل نے سنا تو وہ تمسخر اور غصے سے کہنے لگا کہ بنوعبدالمطلب میں یہ ایک اور نبی پیدا ہو گیا ہے۔ کل اگر ہم نے جنگ کی تو خوب پتا چل جائے گا کہ کون قتل ہوتا ہے۔

ابوسفیان نے بھی ابوجہل کو یہ پیغام بھجوایا تھا کہ جنگ سے بچنے کی کوشش کرو۔ ابوسفیان کا یہ پیغام سن کر ابوجہل نے کہا کہ بخدا! ہم بدر تک ضرور جائیں گے اور وہاں اپنے اونٹ ذبح کریں گے، شرابیں پیئیں گے، ہماری کنیزیں ہمارے سامنے گیت گائیں گی۔ اس طرح سارے عرب میں ہمارے سفر اور لشکر کی خبر پہنچ جائے گی اور وہ ہمیشہ ہم سے خوف زدہ رہیں گے۔

ابوسفیان کے اس پیغام پر بنوعدی اور بنو زہرہ واپس چلے گئے اور جنگ میں شامل نہ ہوئے۔ ابوطالب کے بیٹے طالب بھی کفار کے ساتھ تھے، راستے میں کفار نے انہیں کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ آتو گئے ہو لیکن تمہاری اصل ہمدردیاں محمد کے ساتھ ہیں۔ اس پر طالب اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ واپس چلے آئے۔ طبری کے ایک حوالے میں یہ ذکر بھی ہے کہ طالب جبراً کفارِ مکّہ کے ساتھ نکلے تھے لیکن ان کا ذکر مقتولین یا قیدیوں میں نہیں ملتا، اسی طرح وہ گھر بھی واپس نہ پہنچے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 12/رمضان 2 ہجری کو مدینے سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ تین سو سے کچھ اوپر اصحاب تھے، اکثر روایات میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ بیان ہوئی ہے۔ ان میں 74 مہاجرین اور باقی انصار تھے۔ یہ پہلا غزوہ تھا جس میں انصار بھی شامل ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں رکنے کا حکم دیا کیونکہ ان کی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ بیمار تھیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لیے روانہ ہونے لگے تو ایک خاتون ام ورقہ بنت نوفل نے عرض کیا کہ مجھے بھی جہاد پر جانے کی اجازت دیں۔ میں آپؐ کے ساتھ بیماروں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت عطا فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھر پر رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا کرے گا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ام ورقہ کو ان کے غلام اور لونڈی نے قتل کیا اور یوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق انہیں شہادت عطا ہوئی۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے پاس پانچ یا بعض روایات کے مطابق دو گھوڑے تھے۔ ساٹھ زرہیں تھیں، ستر یا اسّی اونٹ تھے صحابہ کرامؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں انہیں سواریاں عطا فرما۔ یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما۔ یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے۔ یہ تنگ دست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور جنگ کے اختتام پر کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ جسے سواری میسر نہ ہو۔ سامانِ رسد اتنا تھا کہ کھانے پینے کی کوئی تنگی نہ رہی، بے لباسوں کو لباس عطا ہوئے۔ جنگی قیدیوں کی رہائی کا اتنا معاوضہ ملا کہ ہر خاندان دولت مند ہو گیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ بھی بعض مخلصین ایسے تھے جنہیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ پر جانے کی اجازت نہ دی۔ ان میں حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ بیمار تھیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دوسروں کو جنگ کی تیاری کروا رہے تھے، انہیں سانپ نے ڈس لیا اور وہ جنگ پر نہ جاسکے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں کم عمر مجاہدین کو واپسی کا حکم فرمایا۔ ان میں عمیر بن ابی وقاص بھی شامل تھے۔ وہ واپسی کا حکم سن کر رونے لگے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ چنانچہ وہ جنگ میں شامل ہوئے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

آج وہ زمانہ آیا ہے کہ لوگ اسلام اور ایمان کے لیے قربانی سے بچنے کے لیے عذر اور بہانے تلاش کرتے ہیں اور وقت آنے پر کہتے ہیں کہ ہمیں یہ دقّت ہے اور وہ روک ہے۔ لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے ماتحت مسلمانوں میں قربانی کا وہ جذبہ پیدا ہو چکا تھا کہ مرد اور بالغ عورتیں تو الگ رہیں بچے بھی اس جذبے سے سرشار نظر آتے تھے۔

اس سفر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا۔ لیکن راستے میں اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہیں اور مدینے کا انتظام مضبوط رہنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ بن منذر کو مدینے کا امیر مقرر کر کے واپس بھجوا دیا۔ اسی طرح قبا کے لیے عاصم بن عدی کو امیر مقرر فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کا جھنڈا مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ یہ جھنڈا اسفید رنگ کا تھا۔ اس کے علاوہ دو سیاہ پرچم بھی تھے جن میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ یہ جھنڈا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اوڑھنی سے بنایا گیا تھا۔ جب کہ دوسرا سیاہ جھنڈا ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔ ایک روایت کے مطابق اسلامی لشکر کے پاس تین جھنڈے تھے۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس، قبیلہ خزرج کا جھنڈا حضرت حباب بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جبکہ قبیلہ اوس کا جھنڈا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقی تفصیل آئندہ بیان ہونے کا ارشاد فرمانے کے بعد درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

۱۔مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب آف یوکے۔ آپ گزشتہ دنوں 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ کا جنازہ حاضر تھا۔آپ 1958ء میں یوکے آئے تھے۔نیشنل جنرل سیکرٹری، نیشنل سیکرٹری وصایا اور دس سال سے زائد عرصہ صدر جماعت ساؤتھ آل کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔لوکل مشن ہاؤس کے قیام اور استحکام کے لیے مرحوم کو بڑی کوشش کی توفیق ملی۔حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ خوبی میں نے ان کی بہت دیکھی کہ عاجزی اور خلافت سے وفا کے تعلق میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں۔

۲۔مکرم Tahir AG Hama صاحب آف مہدی آباد ڈوری برکینا فاسو۔ یہ گزشتہ دنوں 44 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔مرحوم عمدہ فرنچ جانتے تھے۔تبلیغ کا بہت شوق تھا۔سلائی کا کام کیا کرتے اور عید الفطر پر شہدائے برکینا فاسو کی فیملیز کے لیے بڑے کم وقت میں مرحوم اور ان کی اہلیہ نے ستر سے زائد جوڑے سی کر دیے تھے۔

۳۔مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب 25/ مئی کو 80 سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔مرحوم کے ایک بیٹے خواجہ فہد احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جو میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنے والد کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔مرحوم پیشے کے اعتبار سے سول انجینئر تھے۔اسلام آباد پاکستان اور پھر کینیڈا میں بھی مختلف خدمات کی توفیق ملی۔

۴۔مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب آف سیسکاٹون کینیڈا۔مرحوم گزشتہ دنوں وقفِ عارضی پر پیراگوئے گئے ہوئے تھے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔اناللہ واناالیہ راجعون۔ مرحوم کے ایک ہی بیٹے سید رضا احمد شاہ صاحب ہیں جو مربی سلسلہ ہیں۔مرحوم مالی قربانی میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ پیراگوئے میں بھی ان کی تبلیغ سے دو بیعتیں ہوئیں۔ قناعت بھی بہت تھی۔اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرنے والے تھے۔ مشکلات میں صبر اور شکر سے کام لینے والے تھے۔ خلافت سے بڑا گہرا تعلق تھا۔صراطِ مستقیم پر چلنے والے تھے۔سسرالی رشتے داروں سے بھی حسنِ سلوک کیا کرتے۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے، نہ غصہ کرتے اور نہ ہی خدمتِ دین کے کاموں سے تھکتے۔

۵۔مکرم رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب مربی سلسلہ۔ اپریل کے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔مرحوم نے 1987ء میں جامعہ پاس کیا اور مسلسل 36 سال مختلف خدمات کی توفیق پائی۔نہایت خاکسار، ملنسار، غریبوں کے ہمدرد، سادہ مزاج اور درویش شخصیت کے مالک تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جون 2023ء

جنگ بدر کی تیاری کے حالات و واقعات اور صحابہ کرامؓ کی اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ اطاعت کا بیان

حضرت مقداد بن عمروؓ نے کہا کہ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں جو بھی آپؐ فیصلہ کریں اور آپؐ کی معیت میں دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔

جنگ بدر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ! تُو نے جو نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا کر اور آج ہی دشمن کا خاتمہ کر۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جون 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں بیان ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مخبروں نے جب یہ اطلاع دی کہ قریش کا لشکر تجارتی قافلے کے بچاؤ کے لیے بڑھا چلا آرہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صورت حال سے آگاہ کیا اور مشورہ طلب کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم ایسا جواب نہ دیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو دیا تھا کہ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ (سورۃ المائدہ 25:5) یعنی جا تُو اور تیرا ربّ دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔بلکہ ہم آپ کے ساتھ ہیں جو بھی آپ فیصلہ کریں اور آپ کے ساتھ مل کر آپ کی معیت میں دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر انہیں کلمہ خیر سے نوازا اور اُن کے لیے دعا فرمائی۔

بعض سیرت نگاروں نے سوال اٹھایا ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورت مائدہ کی آیت پڑھی تھی جو بہت بعد میں نازل ہونے والی سورت ہے لیکن پھر مفسرین خود ہی اس کا جواز بھی پیش کرتے ہیں کہ بعد کے کسی راوی نے یہ آیت شامل کر دی ہو گی۔ بہرحال یہ اعتراض معنی نہیں رکھتا کیونکہ کثرت سے یہ روایت بیان ہوئی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ تینوں مہاجرین میں سے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ انصار کی رائے طلب کریں۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم آپؐ پر ایمان لے آئے ہیں اور آپؐ کے دین کی گواہی دی ہے اور ہم نے آپؐ کا حکم سننے اور اُس کو بجالانے کا وعدہ کیا ہے اس لیے آپؐ ہمیں جہاں لے جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔

پس اللہ کی برکت پر آپؐ ہمارے ساتھ روانہ ہو جائیں۔ بعض دیگر روایات میں یہ الفاظ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہیں۔ بہرحال حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو گروہوں میں سے ایک پر غلبہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں وہ جگہ دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو کر گریں گے۔

صحابہ نے پوچھا کہ اگر آپؐ کو پہلے سے یہ علم تھا تو آپؐ نے ہمیں مدینہ میں ہی کیوں نہ فرمایا تا کہ ہم تیاری کر کے نکلتے لیکن باوجود ان سب کے مسلمانوں کو یہ علم نہ تھا کہ ان کا مقابلہ کس گروہ سے ہو گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ بدر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کا مشورہ چاہتے تھے۔ انصار کے ذہن میں یہ تھا کہ لڑنے والے مکہ کے لوگ ہیں اور وہ کوئی مشورہ دیں گے تو مہاجرین یہ سمجھیں گے کہ یہ ہمارے بھائیوں اور رشتے داروں سے لڑنے کا کہہ رہے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار فرمانے کے بعد آخر انصار نے اپنی ہچکچاہٹ کا ذکر کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ ہم ہر حال میں آپؐ کے ساتھ ہیں۔ انصار کے مشورہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے اور بدر کے قریب نزول فرمایا۔ کچھ دیر بعد آپؐ اور حضرت ابوبکر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور ایک عربی بوڑھے کے پاس جا کر رُک گئے اور قریش کے متعلق دریافت فرمایا۔ بوڑھے نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ فلاں دن روانہ ہو چکے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو اس وقت وہ اس مقام پر ہوں گے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قریش فلاں دن روانہ ہوئے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو وہ فلاں مقام پر ہوں گے۔ بوڑھے کے پوچھنے پر کہ آپ لوگ کون ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی حکمت سے جواب دیا کہ ہم پانی سے ہیں۔ یہ غالب امکان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے چشمے کا حوالہ دیا ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

واپس آنے کے بعد شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو چند دیگر صحابہ کے ہمراہ بدر کے چشمے کی طرف روانہ فرمایا تا کہ دشمن کی مزید خبریں لا سکیں۔ وہ دو افراد کو پکڑ لائے جنہوں نے بتایا کہ قریش نے ہمیں پانی لانے بھیجا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ بہت سے قریش اس پہاڑی کے پیچھے موجود ہیں اور وہ کسی دن نَو اور کسی دن دس اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ نَو سو اور ایک ہزار کے درمیان ہیں۔ پھر انہوں نے قریش کے کئی سرداروں کے نام بتائے جو اس لشکر میں شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر ڈال دیے ہیں۔ یہ نہایت دانشمندانہ اور حکیمانہ الفاظ تھے جو آپؐ کی زبان مبارک سے بے ساختہ نکلے جس کی وجہ سے صحابہ کے دل مضبوط ہو گئے کہ خدا نے ان کو یقیناً فتح عطا کرنی ہے۔

اس موقع پر حضرت حباب بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ نے حکم الٰہی سے اس جگہ قیام کیا ہے یا صرف آپؐ کی رائے یا جنگی چال ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جنگی چال ہے۔ تب انہوں نے عرض کیا کہ یہ جگہ مناسب نہیں بلکہ دشمن کے پانی سے قریب ترین جگہ پر قیام کیا جائے اور تمام کنویں بند کر دیے جائیں اور اپنے لیے ایک حوض میں پانی بھر دیا جائے اور ہم دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمارے لیے پانی میسر ہو گا اور دشمن پانی سے محروم ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور دشمن کے قریب ترین کنویں پر پڑاؤ ڈال کر باقی کنویں بیکار کر دیے اور ایک حوض بنا کر اُسے پانی سے بھر دیا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس اوس کی تجویز پر میدان کے ایک حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سائبان تیار کیا اور آپؐ کی سواری بھی وہاں باندھ دی۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ یہاں قیام کریں اور ہم لڑیں گے اگر ہمیں شکست ہوئی تو آپؐ اس سواری پر مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے بھائی آپؐ کی حفاظت کریں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ جب بدر کے میدان میں پہنچے تو صحابہؓ نے مشورہ کر کے آپؐ کو ایک اونچی جگہ پر سائبان میں بٹھا دیا اور سب سے تیز رفتار اونٹنی وہاں باندھ دی اور کہا کہ ہم تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے۔ ہمیں اپنی موت کا کوئی غم نہیں ہمیں آپؐ کا خیال ہے۔ ہم اگر مر گئے تو اسلام کا کچھ نقصان نہیں ہو گا لیکن آپؐ کے ساتھ اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم آپؐ کی حفاظت کا سامان کر دیں۔ اگر خدانخواستہ ہم ایک ایک کر کے شہید ہو جائیں تو اس اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے بھائی آپ کی حفاظت کریں گے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ان کی بات مانی اور نہ مان سکتے تھے لیکن یہ صحابہؓ کا ایک جذبہ تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ صحابہ میں سب سے زیادہ بہادر اور دلیر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جنگ بدر میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک علیحدہ چبوترہ بنایا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً ننگی تلوار لے کر کھڑے ہوگئے اور اس خطرے کے موقع پر آپؐ کی حفاظت کا کام سرانجام دیا۔

صبح کے وقت جب قریش آگے بڑھے تو آپؐ نے خدا کے حضور دعا فرمائی کہ:

اے اللہ! تُو نے جو نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا کر اور آج ہی ان کا خاتمہ کر دے۔

جب قریش بدر کے میدان میں اُترے تو اُن میں سے ایک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آ کر پانی پینے لگا۔ اُن میں حکیم بن حزام بھی شامل تھے۔ اُس دن اُس حوض سے جس نے بھی پانی پیا وہ سب قتل ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے جو بعد میں مسلمان ہوگئے تھے۔ قریش کے آنے سے قبل آپؐ نے صحابہ کی صف بندی کروائی۔ آپؐ تیر کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ صفوں کے جائزے کے دوران جب آپؐ کا گزر حضرت سواد بن غزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ہوا تو وہ صف سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ آپؐ نے اُن کے پیٹ پر تیر لگا کر فرمایا کہ سیدھے ہو جاؤ۔ حضرت سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپؐ نے مجھے تکلیف دی ہے مجھے بدلہ دیں۔ آپؐ نے پیٹ سے کپڑا اُٹھا کر فرمایا بدلہ لے لو۔

حضرت سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ سے بغل گیر ہوگئے اور آپؐ کے جسم کا بوسہ لینے لگے اور کہا کہ میں نے چاہا کہ آپؐ کے ساتھ میرے آخری لمحات اس طرح گزریں کہ میرا جسم آپؐ کے جسم مبارک کے ساتھ مَس کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ یہ تھے محبت وعشق کے نظارے۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

حضور انور نے آخر میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ و پرنسپل و نگران مدرسۃ الحفظ ربوہ اور سعودی عرب کی ایک جیل میں دوران اسیری وفات پانے والے مکرم نور الدین الحصنی صاحب آف شام کی وفات پر دونوں مرحومین کے حالاتِ زندگی اور جماعتی خدمات کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جون 2023ء

جنگِ بدر کی تیاری کے حالات و واقعات اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متضرعانہ دعاؤں کا بیان

جب کفار نے عام حملہ کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور بڑے اضطراب سے دعا کی کہ اے میرے اللہ! اپنے وعدوں کو پورا کر۔

اے میرے مالک! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہوگئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

اے معشرِ قریش! مَیں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں اونٹنیوں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جون 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت سواد بن غزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عجیب اظہار کا واقعہ گزشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا۔ اس حوالہ سے مزید تفصیل اس طرح ہے کہ سواد اس جنگ میں فاتحانہ شان کے ساتھ لوٹے اور مشرکین میں سے ایک شخص خالد بن ہشام کو قیدی بھی بنایا۔ بعد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگِ خیبر کے اموال جمع کرنے کے لیے عامل بھی بنایا۔ بعض کے نزدیک یہ واقعہ سواد بن عمرو سے بھی منسوب ہے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کا ذکر یوں فرمایا ہے کہ رمضان 2 ہجری کی 17 تاریخ اور جمعہ کا دن تھا۔ صبح سب سے پہلے نماز ادا کی گئی اور پرستارانِ احدیت کھلے میدان میں خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوئے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر جب کچھ روشنی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر کی مدد سے مسلمانوں کی صفوں کو درست کرنا شروع کیا۔ ایک صحابی سواد نامی صف سے کچھ آگے نکلا کھڑا تھا۔ آپؐ نے تیر کے اشارے سے اسے پیچھے ہٹنے کو کہا۔ مگر اتفاق سے اس تیر کی لکڑی اس صحابی کے سینے پر جا لگی۔ اس صحابی

نے جرأت کے انداز سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے حق اور انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ مگر آپؐ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے۔ واللہ! مَیں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے سواد تم بھی مجھے تیر مار لو۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اپنے سینے سے کپڑا اٹھا دیا۔ صحابہ انگشت بدنداں حیران پریشان تھے کہ سواد کو یہ کیا ہوا۔

سواد نے فرطِ محبت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کو چوم لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا کہ سواد یہ تمہیں کیا سوجھی؟ سواد نے رقت بھری آواز میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے کہ نہیں۔ مَیں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپ کے جسمِ مبارک سے اپنا جسم چھو جاؤں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نزدیک اسی طرح کے واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

جنگِ بدر میں صحابہؓ کا شعار یعنی نشان یا نعرہ یا بنی عبد الرحمٰن تھا۔ اسی طرح خزرج کا نعرہ یا بنی عبد اللہ تھا۔ قبیلہ اوس کا شعار یا بنی عبید اللہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھڑسواروں کو خَیل اللہ کا نام دیا تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو سیدھا کرلیا تو صحابہؓ کو فرمایا جب تک مَیں تمہیں حکم نہ دوں دشمن پر حملہ نہ کرنا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک دشمن بالکل قریب نہ آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں جہاد اور صبر کی تلقین فرمائی۔ فرمایا:

اللہ کا دامن مضبوطی سے تھام لو کہ وہ تم سے راضی ہوجائے۔ اس جگہ تم اپنے رب کی آزمائش پر پورا اترو۔ ہم اللہ کے ساتھ ہیں جو حیّ و قیوم ہے۔ ہم اسی پر توکل کرتے ہیں اسی کی طرف ہم نے لوٹنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے روز صحابہؓ سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنو ہاشم اور کچھ دوسرے لوگ مشرکین کے ساتھ مجبوراً آئے ہیں وہ ہم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ پس تم میں سے جو کوئی بنو ہاشم کے کسی فرد سے ملے تو وہ اسے قتل نہ کرے۔ جو ابو البختری سے ملے وہ اسے قتل نہ کرے۔ جو عباس بن عبد المطلب سے ملے وہ بھی انہیں قتل نہ کرے۔ ابو حذیفہ نے اس پر کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے بھائی بندوں کو تو قتل کریں لیکن عباس کو قتل نہ کریں۔ اس بات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف ہوئی اور آپؐ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کیا اب رسول اللہ کے چچا پر تلوار چلائی جائے گی۔ بعد میں حضرت ابو حذیفہ اپنی اس بات کو یاد کرکے بہت افسوس کیا کرتے اور کہتے کہ صرف شہادت ہی اس غلطی کا کفارہ ہوسکتی ہے۔ چنانچہ ابو حذیفہ جنگِ یمامہ کے دن شہید ہوگئے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدایات کے بعد دوبارہ سائبان میں تشریف لے گئے اور دعاؤں میں مشغول ہوگئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو دیکھا تو قبلے کی طرف رخ کیا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ:

اے اللہ! جو تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تُو نے مسلمانوں کا یہ گروہ آج ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

قبلے کی طرف رخ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے اپنے رب کو پکارتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر کندھوں سے گرگئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ کے نزدیک تشریف لائے، آپؐ کی چادر اٹھائی اور دوبارہ کندھوں پر ڈال دی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے چمٹ گئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! آپؐ کی اپنے رب سے کی گئی یہ دعا کافی ہے۔ وہ آپؐ سے کیے گئے وعدے ضرور پورے فرمائے گا۔

جب کفار نے عام حملہ کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور بڑے اضطراب سے دعا کی کہ:

اے میرے اللہ! اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اے میرے مالک! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہوگئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ اس دعا کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی سجدے میں گر جاتے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہؓ بیان کرتے ہیں کہ لڑتے ہوئے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آتا تو میں آپؐ کے سائبان کی طرف بھاگا جاتا۔ مگر جب بھی مَیں گیا مَیں نے آپؐ کو سجدے میں گڑگڑاتے ہوئے پایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار کافروں پر فتح پانے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر جب بدر کی لڑائی شروع ہوئی، جو اسلام کی پہلی لڑائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا اور دعا کرنا شروع کیا اور روتے روتے یہ الفاظ آپ کی زبان سے نکلے کہ اے میرے خدا! اگر آج تُو نے اس جماعت کو جو صرف تین سو تیرہ آدمی تھے، ہلاک کر دیا تو پھر قیامت تک کوئی تیری بندگی نہیں کرے گا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سائبان میں دعا کر رہے تھے تو آپؐ پر اونگھ طاری ہوئی پھر یکا یک بیدار ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر! خوش ہوجاؤ! تمہارے پروردگار کی مدد آگئی ہے۔ یہ دیکھو جبرائیل اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اسے چلاتے چلے آرہے ہیں۔ اس کے پاؤں پر غبار کے نشان ہیں۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تمہیں بشارت ہو کہ یہ جبرائیل ہیں جو زرد عمامہ پہنے ہوئے ہیں۔ وہ زمین اور آسمان کے مابین اپنے گھوڑوں کی لگام تھامے ہوئے ہیں۔ جب وہ زمین پر اترے تو کچھ دیر کے لیے مجھ سے غائب ہوئے۔ پھر نمودار ہوئے۔ ان کے گھوڑے کے پاؤں غبار آلود تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ جب آپؐ نے دعا مانگی ہے تو اللہ کی نصرت آپؐ کے پاس آ گئی ہے۔

میدان بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ پر، حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ پر، حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیادہ فوج پر افسر مقرر کیا۔ لشکر کی امامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی، آپؐ اگلی صفوں میں تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے قریب تر تھے۔ سب مجاہدین سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرنے والے تھے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب فوجیں بالکل آمنے سامنے آگئیں تو یہ قدرتِ الٰہی کا عجیب تماشا ہے کہ اس وقت لشکر کے کھڑے ہونے کی ترتیب ایسی تھی کہ اسلامی لشکر قریش کو دوگنا نظر آتا تھا۔ جب کہ دوسری طرف قریش کا لشکر مسلمانوں کو اپنی اصلی تعداد سے کم دکھائی دیتا تھا۔ رؤسائے قریش نے عمیر بن وہب کو اس مقصد سے بھیجا کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کا صحیح اندازہ لگا سکے۔ عمیر پر مسلمانوں کا ایسا جلال اور رعب طاری ہوا کہ وہ سخت مایوس ہو کر کفار کی طرف لوٹا اور قریش کو مخاطب کر کے کہا کہ:

اے معشر قریش! میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں اونٹنیوں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں، بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے۔ یثرب کی سانڈھنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔ قریش نے جب یہ سنا تو ان میں بے چینی پھیل گئی۔

حکیم بن حزام نے یہ بات سنی تو عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور عتبہ کو واپس چلنے کا مشورہ دیا۔ عتبہ تو خود ڈرا ہوا تھا اس نے یہ رائے پسند کی اور حکیم کو کہا کہ ہم اور مسلمان آپس میں رشتے دار ہی تو ہیں۔ کیا یہ اچھا لگتا ہے کہ بھائی بھائی پر تلوار اٹھائے۔ پس تم ابوجہل کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے یہ تجویز پیش کرو۔ جب حکیم بن حزام نے ابوجہل کے سامنے یہ تجویز پیش کی تو وہ فرعونِ امت بھلا ایسی باتوں میں کہاں آنے والا تھا۔ جھٹ بولا اچھا اچھا! اب عتبہ کو اپنے سامنے اپنے رشتے دار نظر آنے لگے ہیں۔ پھر ابوجہل نے حکمتِ عملی کے ساتھ اس تجویز کو ایسے رد کیا کہ لشکرِ کفار کے سینوں میں عداوت کے شعلے بلند ہو گئے اور جنگ کی بھٹی اپنے پورے زور سے دہکنے لگی۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ جنگ شروع ہونے کی بقیہ تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 2، 9، 16، 23، 30 جون 2023ء)

*****

خدا کثرت کو نہیں دیکھتا وہ دلوں کو دیکھتا ہے

”ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہے کہ جو خدا کے خاص حبیب اور وفادار بندے ہیں۔ اُن کا صدق خدا کے ساتھ اُس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اُس کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے ہر ایک سجادہ نشینوں اور مولویوں میں سے اُن کے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اس سے نہیں بلکہ خدا سے ہوتا ہے۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے خدا چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا میں ظاہر کرے، ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بے وفا زاہدوں کی خاطر سے ہلاک کر دے... خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مُرسَلوں کے مقابل پر ایک اَور فریق کھڑا ہو جاتا ہے تو گو وہ اپنے خیال میں کیسے ہی اپنے تئیں نیک قرار دیں اُنہیں کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہے اور اُنہیں کی ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ جس غرض کے لئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اُس کو ضائع کرے کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہوگا اور پھر زمین پر اُس کی کون عبادت کرے گا۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ یہ فریق بہت بڑا ہے، سو یہ اچھا ہے۔ اور نادان خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ ہزاروں لاکھوں مساجد میں جمع ہوتے ہیں کیا یہ بُرے ہیں مگر خدا کثرت کو نہیں دیکھتا وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔“

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 71-72)

خلافتِ روحانی ترقیات کا عظیم الشان ذریعہ

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب، جرمنی

خدا کا قرب بندگانِ خدا کا قرب ہے

خدا کا قرب بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اس پر شاہد ہے۔

قرآن کریم میں مومنوں کی ایک بڑی نشانی اُن کی اللہ سے محبت بیان فرمائی گئی ہے جیسا کہ فرمایا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ

(سورۃ البقرۃ 2:166)

وہ لوگ جو ایمان لائے، اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے ربّ کی تلاش میں سرگرداں ہوں، اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد اور راہنمائی فرماتا ہے اور انہیں اپنے قرب اور محبت کی دولت سے مالا مال کر کے اپنے پیاروں میں شامل کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ؕ

(سورۃ العنکبوت 29:70)

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے۔

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد بھی توحید الٰہی کا قیام اور بندوں اور خالق کے درمیان محبت کا رشتہ استوار کرنا ہوتا ہے۔ نبی اور مامور من اللہ اپنی اندھیری راتوں کی دعاؤں سے اپنے متبعین کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تفرید کے قیام اور محبت و قرب الٰہی کے نور سے لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے وہ ایسی سکیمیں بناتا اور ایسی تحریکات جاری کرتا ہے جس سے آہستہ آہستہ اُس انقلاب کا راستہ ہموار ہوتا چلا جاتا ہے جس کے لیے وہ مبعوث ہوتا ہے۔

نبی اور اُس کے خلفاء کی شمع کے گرد جمع ہونے والے پروانے اپنا سب کچھ اُس پر نثار اور نچھاور کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوتے ہیں۔ وہ صدق و وفا کے پیکر بن کر اپنی زندگی کے آخری سانس تک اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ عبادات الٰہی اور دیگر تمام دینی احکامات پر عمل کرنے کی وجہ سے اُن کی روحانی قوتوں میں ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اس دنیا میں رہنے کے باوجود وہ دنیاداروں کے طور طریقوں کے برعکس زندگی گزارتے ہیں۔ اُن کے قول و فعل اور عمل سے روحانیت ہویدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس پاک فرمان کی سچی تصویر بن جاتے ہیں کہ

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

متبعینِ خلافت اور منکرینِ خلافت میں فرق

متبعینِ خلافت اور منکرینِ خلافت کی زندگیوں میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔ حلقۂ خلافت میں نہ آنے والے ایک غول، ایک بِھیڑ، ایک منتشر انبوہ کی مانند ہوتے ہیں۔ جن کا کوئی امام اور رہنما نہیں ہوتا۔ کوئی نظام نہیں ہوتا۔ اُن میں سے ہر ایک اپنی مرضی کے تابع جو چاہے، جب چاہے کر گزرتا ہے۔ اُن کی متفرق اور منتشر سوچیں دین اور دنیا کی بھلائی سے عاری ہوتی ہیں۔ وہ بغیر سوچے سمجھے جو من مانی کرتے ہیں اُس سے انتشار و خلفشار اور فساد اور بدامنی پھیلتی ہے اور لوگوں کے مصائب و مشکلات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس کے برعکس خلافت کے ماننے والے اور بیعتِ خلافت کرنے والے ایک امام کے تابع فرمان ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ خلیفۂ وقت اُن کی علمی و روحانی ترقی کے لیے اور اُن کے تعلق باللہ میں اضافہ کے لیے آئے روز نئے سے نئی تحریکات جاری کرتا اور پروگرام بناتا ہے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر وہ حلقۂ خلافت سے منسلک نہ ہونے والے لوگوں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ اُن میں ایک وقار اور سنجیدگی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ایک نظم وضبط کے تحت زندگی گزارنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اُن کی عبادات کے طریقوں میں بھی نظم و ضبط ہوتا ہے۔ وہ اپنے امام کی ہر آواز پر ہر دم لبیک کہنے کی روح سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ اور ایک کے بعد ایک نئی تحریک اور نئے پروگرام پر عمل کرتے ہوئے وہ ترقی کی ایسی شاہراہ پر گامزن ہوتے ہیں جس سے دنیا اور اہل دنیا کو بے شمار فوائد ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مخلصین خلافت کے نمونہ کو دیکھ کر اُن کے اندر بھی مثبت سوچ اور پاک تبدیلی پیدا ہونے لگتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے۔ ... سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 353)

حضرت اقدس علیہ السلام کے اس ارشاد سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ خلافت محض ایک انتظامی عہدہ نہیں۔ بلکہ ایک روحانی منصب اور مقام ہے۔ جس پر فائز شخصیت نبی اور رسول کا کامل متبع اور جانشین ہوتا ہے۔ وہ نبی کے کمالات، انوار اور فیوض و برکات کا وارث ہوتا ہے۔ ایسا وجود فنافی اللہ اور فنافی الرّسولؐ ہوتا ہے۔ وہ قال اللہ اور قال الرسولؐ پر من وعن عمل کرتا ہے۔ اطاعت باری تعالیٰ اور اطاعت رسولؐ میں مومنین کے لیے ایک اعلیٰ نمونہ رکھتا ہے۔ اُس کے دل میں غیرت توحید اس قدر راسخ ہوتی ہے کہ وہ غیر اللہ سے نہ مرعوب ہوتا ہے اور نہ کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے اُس کا سر خم ہوتا ہے۔ اعلائے کلمۂ حق

کی خاطر وہ اپنی تمام خواہشات اور مرضیات کو قربان کر دیتا ہے۔ جب دنیا کے تاجدار اُسے راہِ حق سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ حق کا پہاڑ بن کر اُن کے سامنے ڈٹ جاتا ہے اور اُس کے پائے ثبات میں ایک ذرّہ بھر لغزش نہیں آتی۔ وہ ایسا پاک دل، پاک باز اور صدق وصفا کا پیکر ہوتا ہے کہ اُسے دیکھ کر لوگ اپنی گناہ آلود زندگی سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ خدائی تائید اور نصرت ہر ہر قدم پر اُس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۝

(سورۃ التوبہ 119:9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

جیسا کہ نبی اپنی قوتِ قدسیہ، اخلاقی اقدار کے اعلیٰ نمونہ، اپنی دعاؤں اور اپنی تبلیغ کے ذریعہ لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلاتا اور اپنے متبعین کی تربیت اس رنگ میں کرتا ہے کہ جس سے وہ خدا رسیدہ وجود بن جائیں۔ اسی طرح خلیفۂ وقت بھی اپنے متبعین اور اپنی بیعت کرنے والوں میں تمام اخلاقی اور روحانی اوصاف پیدا کرتا ہے۔ اُن میں عبادات کی حقیقی روح پھونکتا ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و غمگساری کا جوہر اُن میں پیدا کرتا ہے۔ نبی کی قائم کردہ جماعت ایک طرف خدا اور رسول کی سچی اطاعت کرنے والی ہوتی ہے اور دوسری طرف وہ شمعِ خلافت کے پروانے بن کر خلافت کے پورے نظام میں شامل ہوتے اور خلیفۂ وقت کی جاری کردہ تحریکات پر دیوانہ وار عمل کرتے ہوئے شب و روز محنت و جانفشانی سے کام لیتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے مومنوں کے دل اس کے دل کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ مومنوں کو خلیفۂ وقت میں نبی کا عکس نظر آتا ہے۔ اس لیے وہ اس کے ادنیٰ اشارہ پر تن من دھن قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتے ہیں۔

نبی کے بعد خلیفہ بھی اُسی کی روشن کردہ روحانی شمع کا نور پھیلاتا ہے اور اُس کے ذریعہ تائیدِ الٰہی اور نصرتِ خداوندی کے نشانوں کا پیہم ظہور ہونے لگتا ہے۔ جس سے اُس کے متبعین کے ایمان تازہ ہو جاتے ہیں اور اُن کے دل اِس نورِ یقین سے بھر جاتے ہیں کہ ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے اُس کے سر پر خدا کا ہاتھ ہے۔ یوں ایک زبردست مضبوط روحانی نظام تشکیل پاتا ہے۔ جس کی ہر کڑی اور ہر حصہ میں اخلاقی اقدار اور روحانیت کا نور جلوہ گر نظر آتا ہے۔ الغرض نبی کے فیوض و برکات سے فیض یافتہ خلیفۂ وقت کے ذریعہ ایک ایسا مثالی معاشرہ اور روحانی جماعت ایک منارِ نور کی حیثیت سے دنیا میں قائم ہوتی ہے جو اپنے ماحول میں بھی نور افشانی کرتی ہے اور دنیا دار اُس کی مقناطیسی کشش اور روحانی انوار کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور ہوتے ہوتے یہ جماعت دنیا کے شرق و غرب اور شمال و جنوب میں پھیل جاتی ہے۔ یہی وہ مابہ الامتیاز ہے جو آج مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری ہونے والی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو حاصل ہے۔ جس کے ذریعہ انوارِ خلافت اور اُس کی تحریکات کی برکات چہار دانگ عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اور ہزاروں لوگ اُس کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ درحقیقت یہی وہ معاشرہ تھا جو خدا کے سب سے زیادہ محبوب اور مقدس رسول حضرت محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے قائم فرمایا تھا اور لاریب یہی مقصودِ تخلیقِ کائنات تھا۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں ایسی انقلابی تبدیلی پیدا کر دی کہ وہ جو شراب کے رسیا تھے۔ وہ پُرسوز دعائیں کرنے والے، پنجگانہ نمازوں کے عادی، تہجد گزار اور شب زندہ دار بن گئے۔ پھر جو اپنی خواہشات کے اسیر، اپنے نفس کے غلام اور خود غرضی اور ہوا و ہوس کے بندے تھے اُن میں ایسا انقلاب آیا کہ جب ہجرت مدینہ کے بعد رسول کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم فرمائی تو انصارِ مدینہ میں سے جس کے پاس دو باغ تھے اُن میں سے ایک باغ اپنے مہاجر بھائی کو دے دیا۔ جس کے پاس دو مکان تھے اُن میں سے ایک اپنے مہاجر بھائی کے لیے وقف کر دیا۔ حتّٰی کہ بعض انصار نے آنحضور ﷺ کو یہ تک پیش کش کر دی کہ اگر حضور ﷺ اجازت دیں تو ہم اپنی دو یا دو سے زائد بیویوں میں سے ایک بیوی کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی کے عقد میں دے دیں۔ اللہ اللہ! رسول اللہ ﷺ کے فیضِ صحبت نے ایک دوسرے کے خون کے پیاسوں میں کیسا انقلاب پیدا کیا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے خون دینے والے، جاں نثار بن گئے۔

خلافت قربِ الٰہی اور روحانی ترقیات کا ذریعہ

حقیقی خلافت کی ایک اہم نشانی یہ ہے کہ خلیفہ وقت اپنے ماننے والوں کی روحانی ترقی کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ وہ اُنہیں قربِ الٰہی عطا کرنے کے لیے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے تا کہ وہ اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو حاصل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت مومنین کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝

(سورۃ آل عمران 105:3)

اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

ایک حقیقی جماعت کا قیام محض اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور اس کے اذن سے ہی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ پر رحم فرماتے ہوئے، اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قائم کر کے ہمیں یہ سعادت عطا فرمائی ہے کہ اس جماعت اور اس امام عالی مقام کے جاں نثاروں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں روحانی ترقیات کے حصول کا ایک ذریعہ یہ بتایا ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (سورۃ المائدہ 36:5)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کی متابعت میں خلفائے عظام میں بھی یہ برکت منتقل کر دی جاتی ہے کہ وہ قربِ الٰہی کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ ان کے ساتھ مل کر اور ان کی اطاعت میں رہتے ہوئے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں قدم آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ ان کی فیض رساں صحبت سے روحانی

ترقیات کا حصول ممکن ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ جس کسی نے بھی اخلاص و وفا کے ساتھ خلافت کے دامن کو تھام کر اپنے نفس کو قربان کر دیا، وہ اور اس کی نسلیں خدا تعالیٰ کی محبت اور قرب کو پانے والی بنا دی گئیں۔

چونکہ اللہ تعالیٰ براہِ راست خلفاء کی رہنمائی کرتا ہے اس لیے ان کی صحبت اللہ تعالیٰ کے انبیاء کے بعد سب سے زیادہ فیض رساں ہوتی ہے۔ وہ روحانی لحاظ سے خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے ہیں۔ خلفاء سے تعلق کی وجہ سے ایک مومن کے لیے خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہیں آسان ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت اس طرح سے چل رہا ہے کہ انسان تو انسان دنیا کی ہر چیز کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ماحول کا اثر قبول کر رہی ہے اور ہر چیز ایک دوسرے پر اپنا اثر ڈال رہی ہے۔ نیک صحبت انسان کو نیک اور بری صحبت برا بنا دیتی ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

”اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی سی ہے۔ خوشبو والا یا تو تجھے (خوشبو) دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا کم از کم تجھے اس سے اچھی خوشبو تو آجائے گی اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے اس سے بدبو آئے گی۔“

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والآداب، باب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوءِ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ۔ گویا صحابہؓ خدا کا رُوپ ہوگئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ اُن کو ملتا اگر دُور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا کا قرب، بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورۃ التوبہ 119:9) اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سِرّ ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔“

(ملفوظات۔ جلد 1، صفحہ 351۔ ایڈیشن 2003ء)

حضور علیہ السلام بدصحبت اور صحبتِ صالحین کے فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اصلاحِ نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورۃ التوبہ 9:119) یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں اُن کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ (سورۃ التوبہ 119:9) یعنی ایمان والو! تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اسے کہنا چاہیئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ نفس کے لئے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیا ہے۔ جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا... لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب صلح حدیبیہ کی ہے تو صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کی باتیں سُنیں تو اُن میں سے صدہا مسلمان ہوگئے۔ جب تک انہوں نے آپؐ کی باتیں نہ سنی تھیں اُن میں اور آنحضرتؐ کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپ کے حُسن و جمال پر اُن کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا کہ دوسرے لوگ کذّاب کہتے تھے (معاذاللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور اُن فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپ لے کر آئے تھے اس لیے کہ دُور تھے۔ لیکن جب وہ حجاب اُٹھ گیا اور پاس آ کر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہوگئے۔“

(ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 505، 506۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر دوسرا اس منصب کے سزاوار اس وقت ہرگز نہیں ہوتا۔ کیسی آسان بات تھی کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہے مصلح مقرر کر دے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے۔“

(حقائق الفرقان۔ جلد سوم، صفحہ 226)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے ان کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لیے افراد جماعت میں یہ روح پیدا کرنا ہے۔ ان کو توجہ دلانا ہے کہ دین بہر حال دنیا سے مقدم رہنا چاہیے۔ اور اسی میں تمہاری بقاء ہے اور اس میں تمہاری نسلوں کی بقاء ہے۔ یہ ایک روح پھونکنا بھی خلافت کا کام ہے۔ توحید کے قیام کے لیے بھرپور کوشش کرنا بھی خلافت کا کام ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ جون 2014ء مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 27/ جون 2014ء، صفحہ 7)

نیز فرمایا:

"کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے احمدیوں کا، چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی، ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لیے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔"

(ایضاً صفحہ 7)

خدا تعالیٰ کے مقربین کی پاک صحبت اور قوتِ قدسیہ کی برکت سے انسان کے اندر نیکیوں کے لیے ایک تڑپ پیدا ہوجاتی ہے اور اُس کا دل بدیوں سے متنفر ہو کر اُن سے دُور ہوجاتا ہے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی راہنمائی کرتے ہوئے اُسے امن کے اُس مقام میں داخل کر دیتا ہے جہاں وہ روحانی تاثیرات سے حصہ پا کر اسی دنیا کی زندگی میں نفس مطمئنہ کے مقام کو پالیتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝

(سورۃ العنکبوت 10:29)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہم انہیں ضرور نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔

قرآن کریم کے ایک اور مقام پر فرمایا:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(سورۃ البقرہ 258:2)

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

دراصل نیک لوگ صادق القول یعنی سچی بات کہنے والے اور صادق العمل یعنی نیک اور صحیح عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی مرضی اور رضا کے مطابق گزارتے ہیں۔ اس لیے جو پاک فطرت انسان ان کی صحبت اختیار کرے گا۔ وہ ان کی روحانی کشش سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دنیا کی تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ جتنے بھی بڑے بڑے بدنام یا بری شہرت کے مالک لوگ دنیا میں گزرے ہیں وہ پیدائشی طور پر برے نہیں تھے بلکہ معاشرے اور بری مجالس نے انہیں بُرا بنا دیا۔ فارسی زبان کا ایک قول ہے کہ

صحبتِ صالح تُرا صالح کُند

صحبتِ طالح تُرا طالح کُند

یعنی نیک صحبت میں رہنا نیک کر دیتا ہے اور بری صحبت میں بیٹھنا برا بنا دیتا ہے۔ لہٰذا ہماری تمام کامیابیوں، کامرانیوں اور دنیوی و دینی ترقیات کا راز خلیفۂ وقت کے ساتھ غیر مشروط تعلق میں پنہاں ہے کیونکہ خلیفہ وقت ہی وہ بابرکت وجود ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور اُس کے اذن سے جماعت مومنین کی راہنمائی کرتا ہے اور انہیں ہدایت کی راہوں پر گامزن کرنے کے لیے دن رات کوشاں رہتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اُسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی اور اُس سے جس قدر دُور رہو گے، اُسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی۔ جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو، وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کرسکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ یکم نومبر 1946ء خطباتِ محمودؓ۔ جلد 27، صفحہ 575)

ہم اپنے تجربے اور مشاہدے سے جانتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اس انعام (خلافت) کی قدر کرتے ہیں اور اُس سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صالحین کے گروہ میں شامل کر کے روحانی طور پر بلند کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُن کی اولاد اور اُن کی نسلوں میں بھی اس فیض کو منتقل کر دیتا ہے۔ اسلام کے دَورِ اوّلین کی ان گنت مثالیں ہمارے سامنے ہیں اور تاریخ احمدیت بھی ایسی بے شمار مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ افرادِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میری آرزو ہے کہ میں تم میں ایسی جماعت دیکھوں جو اللہ تعالیٰ کی محب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولیٰ نے بلا امتحان اور بغیر مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دیئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔ وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے اور آپ ہی آرام دیتا ہے۔ اس نے مجھے بہت سے مکانات دیئے ہیں۔ بیوی بچے دیئے۔ مخلص اور سچے دوست دیئے۔ اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت، صحت، علم سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امید رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی محبت کرنے والے، محمد رسول اللہ ﷺ کے کلام سے محبت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور

اس کے خاتم النبیین کے سچے متبع ہوں۔ اور تم میں سے ایک جماعت ہو جو قرآن مجید اور سنتِ نبوی پر چلنے والی ہو۔"

(حیاتِ نورؒ صفحہ 470-471)

ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا طریق

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ظاہری تائید ونصرت خلفاء کے ساتھ ہوتی ہے اسی طرح باطنی طور پر وہ اُن کی پشت پر کھڑا ہوتا ہے اور اُس کی طرف سے جاری کردہ نظام نہ صرف خلفاء کا ممد ومعاون ہوتا ہے بلکہ وہ ہر اُس شخص کی مدد کرتا ہے جو نہ صرف خلوص اور دلی محبت کے ساتھ خلافت کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں بلکہ اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھاتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کے جاری کردہ روحانی نظام سے فیضیاب ہو تو اُس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خلافت کے دامن سے وابستہ کر لے۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درج ذیل ارشاد بہت توجہ اور عمل کے لائق ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

"ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے چنانچہ...طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ اُن دلوں کو اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیرِ عظیم واقع ہو جائے گا تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید میں کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد دوم، صفحہ 561)

عبادت کے بغیر خلافت سے فائدہ نہیں اُٹھایا جاسکتا

انسانی زندگی کا اوّلین مقصد عبادت الٰہی کا قیام ہے اس لیے عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور اپنے متبعین کو اس طرف متوجہ کرنا خلافت کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ چونکہ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری روحانی نظام کی ایک اہم کڑی ہے اس لیے خلافت کے انعام سے بھرپور رنگ میں فائدہ اُٹھانے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی عبادت کے معیاروں کو بڑھائے اور خلیفہ وقت کی طرف سے جاری تمام تحریکوں اور منصوبوں پر لبیک کہتے ہوئے اُن میں ممد ومعاون بنے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"انسان کے اس دنیا میں آنے کا یہی مقصد قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بعثت کا بہت بڑا مقصد یہی بتایا ہے کہ بندے اور خدا میں ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ پس ہر احمدی باقاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہو اور ہونا چاہئے اور اس کی نمازیں ایسی نہ ہوں جو سر سے بوجھ اتارنے والی ہوں بلکہ ایک فرض سمجھ کر ادا کی جائیں جس کے بغیر زندگی بے کار ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پوری دنیا کو احمدیت کی آغوش میں لے آئیں گے تو ہمیں پتہ ہونا چاہیے کہ احمدیت کیا ہے۔ احمدیت اصل میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ جو واحد ویگانہ ہے اس کی حکومت لوگوں کے دلوں پر قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں میں اس وقت قائم ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر زمینی وآسمانی چیز سے بالا سمجھا جائے اور اس کی ہستی کو سب چیزوں سے بالا سمجھتے ہوئے حقیقی رنگ میں اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت کی جائے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9/ مئی 2008ء، صفحہ 5)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (سورۃ النور 57:24) اور تم سب نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس مَیں جو یہ اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی، مرد، جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تو اس لئے کہ انعام جو آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ جاری رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔"

(ایضاً صفحہ 6)

خلافت شیطانی قوتوں سے بچنے کا اہم ذریعہ

ابتدائی زمانہ سے رحمانی اور شیطانی قوتیں باہم دست و گریبان ہیں۔ شیطان اپنے لاؤ لشکر سمیت اپنے حربے استعمال کرتا ہے اور سازشوں کے تانے بانے بُنتا رہتا ہے۔ پس شیطان ہمیشہ سے انسان کا دشمن ہے۔ وہ ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ حضرتِ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے سے دُور کر دے۔ سو جاننا چاہئے کہ خلافت کا نظام شیطانی اور طاغوتی طاقتوں سے بچنے کے لیے ایک اہم ترین مدافعتی نظام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ کر لیتے ہیں اُن کے اندر بھی خلافت کے بتائے ہوئے طریقوں سے قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے اور وہ اس خطرناک ترین وائرس کا نہ صرف مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں بلکہ اُن کی روحانی طاقتوں میں جِلا اور

نکھار پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے محسنِ حقیقی کے قریب ہو جاتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی زندگیوں پر نظر رکھنے والے، آپ کے خطبات وخطابات کو سننے اور پڑھنے والے جانتے ہیں کہ خلفائے عظام ہمیشہ احباب جماعت کی روحانی ترقی اور اُن کی عبادت کے معیاروں کو بلند کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور اُن کی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ انہی کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نظام سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ سچے جوش، پورے صدق اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور خلافت کی بتائی ہوئی راہوں کو اختیار کرلے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ایسے عبادت کرنے والے کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔ان کی نسلیں بھی شیطان کے شر سے بچی رہیں گی اور خلیفۂ وقت کی دعائیں ان کے حق میں اور ان کی دعائیں خلافت کے حق میں پوری ہوتی رہیں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرمائے ہوئے ہیں جو اس کی عبادت کرنے والے ہیں تبھی تو خلافت کے انعام سے بھی ہم فیضیاب ہو رہے ہیں اور انشاءاللہ، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ عبادت گزاروں کے لیے تمکنت دین کے سامان خلافت کے ذریعہ پیدا فرماتا چلا جائے گا۔لیکن میں پھر اس بات کو دہراؤں گا کہ ہر ایک کو اپنے آپ کو اس گروہ میں شامل کرنے اور شامل رکھنے کے لئے خود بھی کوشش کرنی ہوگی۔...

پس یہ معیار جو آپ نے قائم کرنے کی کوشش کی یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ خلافت احمدیہ سے آپ کو محبت ہے۔ کمزور سے کمزور احمدی کے دل میں بھی اس محبت کی ایک چنگاری ہے جس نے اس دن اپنا اثر دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوئی تا کہ خلافت احمدیہ کے قیام اور استحکام کے لئے دعائیں کریں۔ پس اس چنگاری کو شعلوں میں مستقل بدلنے کی کوشش کریں۔اس کو کبھی ختم نہ ہونے دیں۔ ان شعلوں کو آسمان تک پہنچانے کی ہر احمدی کو ایک تڑپ کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے کہ یہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہونے کا ذریعہ ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے فیض یافتہ گروہ کا حصہ بننے کا ذریعہ ہے۔...ہر ایک اپنے خدا سے اپنے سجدوں میں پھر یہ عہد کرے کہ جو مثال ہم نے 27؍مئی کو قائم کی تھی، جس طرح دعاؤں اور عبادتوں کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ کے احسان سے توجہ پیدا ہوئی تھی اسے ہم اپنی زندگیوں کا دائمی حصہ بنانے کی کوشش کریں گے تا کہ ہمارا شمار ہمیشہ ان لوگوں میں ہوتا رہے جو خدا تعالیٰ کے سچے عابد ہیں اور جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کا خلافت کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔18؍جولائی 2008ء، صفحہ 7)

خلافت سے وابستگی میں ہی ہماری بقا ہے

ضرورت اس بات کی ہے کہ جس طرح ہمارے بڑوں نے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ وابستہ رکھا اور خلافت کی مضبوطی اور اس کے استحکام کی خاطر ہر قربانی کے لیے اپنے آپ کو نہ صرف پیش کیا بلکہ ہمارے دلوں میں بھی خلافت کی محبت جاگزین کی بالکل اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر ہم خلافت کے ساتھ اخلاص ومحبت اور وفا کا تعلق قائم رکھیں اور اپنی نسلوں میں بھی اس فیض کو منتقل کرتے رہیں تا کہ وہ بھی فیضان خلافت سے فیضیاب ہوتے رہیں اور خلافت کا انمول فیض ہماری نسلوں میں منتقل ہوتا رہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تو کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ وہ تو ایسے ایمان لانے والوں کو جو عمل صالح بھی کر رہے ہوں، اپنی قدرت دکھاتا ہے اور اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ پس اپنے پر رحم کریں، اپنی نسلوں پر رحم کریں اور فضول بحثوں میں پڑنے کی بجائے یا ایسی بحثیں کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حکم اور وعدے پر نظر رکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو مضبوط بنائیں۔ جماعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت پھیل چکی ہے۔اس لیے کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ ہمارا خاندان، ہمارا ملک یا ہماری قوم ہی احمدیت کے علمبردار ہیں۔ اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا اور خلافت سے چمٹا رہنے والا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27؍مئی 2005ء۔مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔10؍جون 2005ء، صفحہ 8)

خلاصہ کلام یہ کہ خلافت احمدیہ، نبوت کے جاری فیضان کا ایک ایسا رَواں چشمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت مومنین کو عطا ہوا ہے۔ افرادِ جماعت کے سوا کون اس حقیقت کو جان سکتا ہے کہ خلافت کے دامن سے وابستہ ہونے کے نتیجہ میں انہیں جو ایمانی حلاوت حاصل ہوئی ہے اور جس روحانی انقلاب کو انہوں نے اپنے اندر پیدا ہوتے دیکھا ہے وہ کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں تھا۔ پس وہ جان چکے ہیں کہ اُن کی تمام تر روحانی ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور خلافت کے بغیر ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

*****

''اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔''

(ملفوظات جلد پنجم۔ایڈیشن 2003، صفحہ 661)

نظامِ وصیت ۔قربِ الٰہی پانے کا ذریعہ

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض اعراب (بدوی لوگوں) کی ایمانی حالت کا نقشہ یوں بیان فرمایا ہے:

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ط أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِي رَحْمَتِهِ ط إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(سورۃ التوبہ 99:9)

ترجمہ: اور (ان) بادیہ نشینوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قربتوں کا ذریعہ اور رسول کی دعائیں لینے کا ایک سبب سمجھتے ہیں۔سنو کہ یقیناً یہ ان کے لئے حصولِ قرب کا ذریعہ ہی ہے۔ اللہ ضرور انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یعنی یہ بادیہ نشین یا صحرائی لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اس دینی خرچ کی نیت اللہ تعالیٰ کا قرب اور رسولؐ کی دعائیں حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی اُن کے ایمان اور نیت کو قبول کرتے ہوئے ”أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِي رَحْمَتِهِ ط“ کی خوشخبری عطا فرمائی ہے کہ یقیناً یہ طریق قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور انہیں اپنی رحمت میں جگہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بادیہ نشینوں کی مثال دے کر اپنے قرب، اپنی رحمت اور رسول کی دعاؤں کا وارث بننے کا ایک نسخہ بتادیا ہے۔ اسی سورت کی آیت نمبر 111 میں حصول جنت کا طریق ان الفاظ میں بھی بیان فرمایا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط

(سورۃ التوبۃ 111:9)

یعنی یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں اُنہیں جنت ملے۔

موجودہ زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الٰہی کی بنیاد پر ایک عظیم الشان نظام کی بنیاد رکھی اور اُسے نظام وصیت کا نام دیا۔ آپؑ نے رسالہ الوصیت میں اس عظیم الشان نظام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں اور اس الٰہی نظام کو قرب الٰہی اور رحمت الٰہی پانے کا ذریعہ بتایا ہے اور اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لیے بڑے تکرار کے ساتھ دعائیں کی ہیں۔ گویا کہ یہ نظام مندرجہ بالا قرآنی آیات کا حامل نظام ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لے ... اسی غرض سے یہ اشتہار (الوصیت) مَیں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے دیا ہے۔... مَیں نے اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے یہ اشتہار دیا کہ آئندہ کے لیے اشاعتِ دین کا سامان ہو اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ آمنّا و صدّقنا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 594)

نہ صرف یہ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس الٰہی نظام کو خود مشتہر کیا بلکہ اپنی جماعت کو بھی اس نظام کی تشہیر اور اشاعت کی تلقین فرمائی چنانچہ حضور علیہ السلام ”الوصیت“ کے متعلق اسی رسالے میں فرماتے ہیں:

”مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اُس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔“

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 321)

ہم سب احمدیوں کو ”خدا تعالیٰ کے اذن سے“ دیے گئے اس اشتہار (الوصیت) کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے، اس کو بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے اور اس میں دیے گئے پیغام پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور خود عمل کر کے پھر آگے دیگر افراد جماعت تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کے پورا کرنے کا صحیح حق تو تبھی ادا ہو سکتا ہے جب ہم خود رسالہ الوصیت کا مطالعہ کریں کیونکہ ذاتی مطالعہ کے بغیر اس پیغام کی پوری سمجھ اور ادراک حاصل نہیں ہو سکتا۔ ذیل میں نظام وصیت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات درج کیے جاتے ہیں جن سے اس بابرکت نظام کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

قرب پانے کا میدان خالی ہے

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں، وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔...“

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 308-309)

میں دعا کرتا ہوں....

"..... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر مَیں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

(ایضاً۔صفحہ 317-318)

اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں

"اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْهَا کُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔"

(ایضاً۔صفحہ 318)

قبرستان میں دفن ہونے والوں کے لیے تین شرائط

"(1) .... پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اِن مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ ... ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

(2) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اِس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدائت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیّت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا.....

(3) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

(ایضاً۔صفحہ 319-320)

اَمن کی حالت میں وصیت

"بلاؤں کے دن قریب ہیں، اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو اَمن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اُس کو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔"

(ایضاً۔صفحہ 320)

تا اُن کے کارنامے قوم پر ظاہر ہوں

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین"

(ایضاً۔صفحہ 321)

کوئی نادان اس انتظام کو بدعت نہ سمجھے

"کوئی نادان اِس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔"

(ایضاً۔صفحہ 321 حاشیہ)

تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیّت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان

خدا کو ایک جاننے والا اور اُس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

(ایضاً صفحہ 324)

وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگاتے ہیں

"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔"

(ایضاً صفحہ 327)

سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیے جائیں گے

"اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیے جائیں گے اور ابد تک خدا کی اُن پر رحمتیں ہوں گی۔"

(ایضاً صفحہ 328)

کاش میں تمام جائداد خدا کی راہ میں دے دیتا

"جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤگے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ والسلام علیٰ من اتّبع الھُدیٰ۔

الراقم خاکسار

میرزا غلام احمدؐ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود"

(ایضاً۔ صفحہ 328)

اسی رسالہ الوصیت میں حضور علیہ السلام نے اپنی ایک فارسی نظم بھی درج فرمائی ہے جس کے دو اشعار پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اپنے پیارے امام کی اعلان کردہ اس آسمانی تحریک میں شامل ہونے والے ہوں۔

اگر باز باشد تُرا گوشِ ہوش
زِ گورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمہ ٔمن پس از چند روز
پئے فکرِ دنیائے دوں کم بسوز

ترجمہ: اگر تیرے ہوش کے کان کھلے ہوں تو تجھے اپنی قبر سے یہ آواز سنائی دے کہ چند روز کے بعد اے میرے لقمے! تو اِس ذلیل دنیا کے غم میں نہ جلا کر۔

لاجرم وہ آدمی تھے باوفا

ڈاکٹر مرزا مبشّر چل بسے
چھوڑ کر دنیا، فلک کے ہو گئے

پھول چہرہ نرم لہجہ، باوقار
تھا غلامانِ خلافت میں شمار

دلنشیں انداز اور اطوار تھے
دیکھنے میں بس سراپا پیار تھے

خاص تھا ان کا طبابت میں مقام
حلقہ ٔ اغیار میں بھی ایک نام

خوبیوں کا معترف تھا اِک جہاں
ان کے قائل تھے بزرگ و نوجواں

خدمتِ دیں، خدمتِ انسانیت
بس رہی پیشِ نظر ہر ایک وقت

تھے بہت مخلص وہ اپنے کام سے
ان کو ہمدردی تھی خاص و عام سے

ان سے کچھ میرا تعلق بھی رہا
لاجرم وہ آدمی تھے باوفا

ان کی رحلت پر ظفرؔ صدمہ ہوا
یاد کر کے ان کو دیتا ہوں دعا

مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب، لندن

سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ

"میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دُعاؤں کے بعد اپنے لیے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔" (ملفوظات جلد سوم۔ ایڈیشن 2003ء، صفحہ 311)

علم و معرفت میں حصولِ کمال

مکرم عاطف وقاص صاحب

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے... سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔“

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409-410)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے الفاظ کی تفاصیل میں جانے سے پہلے ہم سادہ طور پر یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ علم کے لغوی یا لسانی معنی کیا ہیں۔ اردو زبان میں یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو لغات کی رُو سے اس کے مندرجہ ذیل ممکنہ معانی کیے جاتے ہیں: جاننا، آگاہی، واقفیت، عقل، تمیز، شعور، گُن، ہنر، پڑھائی، تعلیم، سائنس۔

مثالوں سے بعض معنوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسے مجھے علم نہیں کہ فلاں چیز کہاں ہے۔ یہاں علم سے مراد کسی چیز کے بارے میں فوری اور سادہ واقفیت ہے۔ فلاں شخص کو بازار، خرید و فروخت اور یہ کہ کون سی شے کہاں سے اچھی ملتی ہے اس کا بڑا علم ہے۔ یہاں بھی علم سے محض معلومات اور بار بار کے تجربے کے بعد حاصل ہونے والے نتائج مراد ہیں۔ یہ بھی وہ علم نہیں جس کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے توجہ دلائی ہے۔ فلاں شخص بڑا زبردست مقرر ہے۔ فلاں شخص بحث مباحثے میں کسی کو جیتنے نہیں دیتا۔ یہاں بھی علم نہیں مہارت اور مشق مراد ہے۔

پیشگوئی کے الفاظ سے واضح ہو رہا ہے کہ علم باقاعدہ ایک الگ حیثیت میں موجود حقیقت ہے جسے ایک انسان حاصل کرسکتا ہے۔ اور علم سے مراد کسی مخصوص شعبہ میں اوّل آگاہی، دوم انتہائی حد تک معلومات، سوم مہارت اور مشق، چہارم اس شعبہ کی ممکنہ معلوم سچائیوں تک رسائی نیز مزید سچائیوں کی دریافت کے سفر میں اپنے تمام اصولوں، مجاہدوں اور فکر و تدبر میں کلیۃً سچائی پر قائم رہنا اور اس استقامت کی طاقت سے روشنی پیدا کرنا، پنجم علم کے انتہائی عروج پر پہنچ کر ایسے دلائل تک رسائی پا جانا ہے جن کی طاقت کے آگے اس شعبے سے وابستہ تاریکیاں دور ہو جائیں۔

اس درجہ ترقی کے بعد ایک اور درجہ ہے اور وہ درجہ تمام علوم میں مشترک ہے یعنی کوئی بھی انسان جب کسی بھی سچے علم کی اس انتہا پر پہنچتا ہے جہاں اس کے دلائل اتنے طاقتور ہو جاتے ہیں کہ وہ ہر باطل نظریے کو رد کر دیتے ہیں وہاں سے آگے خدا تعالیٰ پر ایمان لانے والا طالب علم اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں وہ اپنے علم کی گہرائی اور مہارت کے باعث دوسروں کے لیے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بن جاتا ہے۔ اس سے ایسے کام صادر ہوتے ہیں جو اتنے غیر معمولی ہوتے ہیں کہ وہ ایک ایسے انسان کے اختیار میں نہیں ہوتے جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس پر پختہ ایمان نہیں ہوتا۔

احمدی طلبہ، اساتذہ، محققین، سائنسدان، تخلیقی صلاحیت رکھنے والے مصنفین، شعراء، مبلغین ان سنہرے اصولوں کو اپنا کر اس پیشگوئی کا مصداق بن سکتے ہیں۔ پس ہم جس بھی شعبہ تعلیم، تحقیق، تصنیف، تبلیغ وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں ان اصولوں کو مدنظر رکھ کر ہم بھی علم و معرفت میں کمال حاصل کر سکتے ہیں جو اوپر بیان کیے گئے ہیں۔

ایک طالب علم کو کیا کرنا چاہئے؟

اس سوال کو مزید سادہ انداز میں حل کرتے ہیں۔ فرض کرتے ہیں کہ بطور ایک طالب علم آپ پہلے ہی کسی علمی شعبے کا انتخاب کر چکے ہیں۔ نیز اس بارہ میں آپ کچھ نہ کچھ علم بھی رکھتے ہیں یعنی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کچھ نہ کچھ معرفت بھی یعنی اس علم کے فوائد، نقصانات، اس کے حصول سے روزمرہ زندگی میں یا آخرت میں کامیابی کے امکانات وغیرہ سے بھی آپ کسی نہ کسی حد تک واقف ہیں۔ اب آپ کا اگلا مرحلہ اس شعبہ میں کمال حاصل کرنا ہے۔ کمال یہ نہیں کہ آپ نے کوئی جادو دکھانا ہے یا کوئی انہونی بات کرنی ہے۔ بلکہ آپ نے اپنی طاقت اور صلاحیت کے مطابق اس علم کے حصول میں زیادہ سے زیادہ سنجیدگی اختیار کرنی ہے۔ ترجیحات میں اسے پہلے دوسرے نمبر پر لانا ہے۔ اس کے لیے کچھ بھی قربان کرنا ہے مگر کسی بھی ایسی خواہش یا مقصد کے لیے جو نسبتاً اپنے مقاصد میں ادنیٰ ہو اس حصول علم کو نظرانداز یا پس پشت نہیں ڈالنا۔ چاہے وہ تفریحات ہوں، دوستی ہو یا خواہشات۔ اس شعبہ علم کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنی ہیں لیکن دکھاوے یا بحث کے لیے نہیں بلکہ اس علم میں گہری بصیرت کے حصول کے لیے۔

سنجیدگی سے کیا مراد ہے؟

سنجیدگی یعنی Academic Integrity۔ دراصل علم ایک خزانہ ہے اور اس کے ارد گرد قانونِ قدرت کا سخت پہرہ ہے۔ اس خزانے تک کس کو کتنی رسائی ملے گی اس کا انحصار طالب کی صحتِ نیت، دیانت داری، غیر متعصّبانہ سوچ، مغالطوں سے بچنے کا پختہ عزم، دھوکا دہی اور دکھاوے سے پاک ہونا نیز اپنے علم کو عوام الناس کے فائدے کے لیے استعمال کرنے کی لاشعوری توفیق پر ہے۔

سنجیدگی، ترجیحات اور معلومات کو درست کرنے کے بعد آپ نے اپنے ارادے پر پوری سچائی سے کام کرنا ہے۔ یہاں سچائی کے کئی معنی بنتے ہیں۔ ایک سچائی وہ ہے جو طالب کی ذات سے متعلق ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے دوسری سچائی کا تعلق علم کے حصول کے دوران کسی عالمگیر سچائی کی صحت کو نقصان نہ پہنچانے کے عہد سے ہے۔

(بقیہ صفحہ 37)

اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو

مکرم خالد محمود شرما صاحب

”قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تامخالفوں کی دوجھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلادے“

قرآن کریم،احادیث اورمذہبی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوں تو انبیاء کی پیدائش اور وفات کے دن قوموں نے نہیں منائے مگر جہاں تک بعد میں جاری ہونے والی رسموں اور عادات کا تعلق ہے یہ دن ضرور منائے گئے ہیں اور آج بھی منائے جاتے ہیں۔جماعت احمدیہ انبیاء کی پیدائش اور وصال کے دنوں کو ظاہری رسم ورواج کا شکار ہوئے بغیر،ان مقدس ایام کو جو دراصل شعائراللہ ہیں اس احترام سے مناتی ہے کہ اللہ کے ذکر کو بلند کرنے کے ساتھ ساتھ اس پیغام کو مدنظر رکھتی ہے جو پیغام لے کر یہ خدا کے مقرب اور برگزیدہ بندے اس دنیا میں آیا کرتے ہیں۔

۲۶رمئی کا دن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے وصال کا دن ہے۔اس مناسبت سے قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں جماعت احمدیہ کے لیے بہت اہم پیغامات ہیں۔سورہ آل عمران کا اکثر حصہ آنحضرت ﷺ کی آخری عمر میں نازل ہوا ہے۔جس سے اشارہ ملتا ہے کہ ان آیات کا تعلق آنحضرت ﷺ کی وفات قریب آنے سے تھا اور آنحضرت ﷺ کے بعد جو ایک بڑا خلا پیدا ہونے کا خدشہ تھا اس سے بچنے کے لیے مومنین کو ان آیات میں اہم نصائح کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ط كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

(سورۃ آل عمران 3:103-104)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہوگئے۔اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

تقویٰ کا حق کیسے ادا ہوگا

اس آیت میں ایسا مشکل پیغام ہے کہ تقویٰ کا حق ادا کرنا ہر کسی کے لیے ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ ہر کسی کو یہ توفیق نہیں مل سکتی کہ اس حکم پر عمل کرسکے چونکہ استطاعتیں ہر انسان کی مختلف ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ تم نے جان نہیں دینی جب تک یہ یقین نہ ہو کہ پورے طور پر مسلمان ہوچکے ہو۔تقویٰ کا حق ادا کرنا قرآن کریم کی رو سے ایسا فرض ہے جو زندگی کے ہر لحہ میں ساتھ رہتا ہے کیونکہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں کہ انسان کہہ سکے کہ میں فلاں لمحے مروں گا اس وقت تقویٰ اختیار کر لوں گا۔مسلمان ہونے کی حالت میں وفات پانے کے لیے اپنی زندگی کے ہر لمحے پر اپنے تقویٰ کا نگران ہونا۔ایسی مشکل شرط رکھی گئی ہے کہ سوائے اس بندے پر جس پر خداتعالیٰ کا غیرمعمولی فضل ہو،عام انسان کی قدرت میں بظاہر یہ حکم پورا کرنا مشکل دکھائی دیتا ہے۔یہاں انسان کامل وہ کامل مسلم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جس نے خدا کے تقویٰ کا ایسا حق ادا کیا کہ اس کی وفات کامل اسلام پر ہوئی اس کے متبعین کو یہ پیغام دیا جارہا ہے کہ تم میں تو یہ اکثر کو طاقت حاصل نہیں ہوسکتی کہ ایسا تقویٰ حاصل ہوجائے کہ کامل سپردگی کی حالت میں جان دو لیکن اگر تم آنحضرت ﷺ کے تقویٰ کو نمونہ بناتے ہوئے ہمیشہ اس تقویٰ کے حصول کی کوششیں کرتے رہو گے تو ہم تمہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ گرتے پڑتے جس حالت میں بھی تم جان دوگے وہی حالت تمہاری کامل سپردگی کی ہوگی اور تمہارا شمار خدا کے مطیع اور فرمانبردار بندوں میں ہوگا۔

اگلی آیت میں اس مشکل کا ایک اور حل بھی ہمیں سمجھادیا جس پر عمل کرکے ہم کمزور بندوں پر بھی تقویٰ کی حالت میں جان دینا آسان بنادیا وہ یہ ہے کہ سب مل کر خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور آپس میں تفرقہ نہ کرو،پھٹ نہ جاؤ،ایک دوسرے کے ساتھ رہو اور اپنی جمعیت کو منتشر نہ ہونے دو تم اگر اس بات پر قائم ہوجاؤ تو تمہاری بدیوں سے درگزر کیا جائے گا اور تمہاری نیکیاں قبول کی جائیں گی۔

دنیا کا سب سے بڑا متقی جو تقویٰ میں کمال درجہ کو پہنچا ہوا تھا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، وہ کامل اسلام کی حالت میں خدا کے حضور حاضر ہونے والا ہے۔تم اگر افتراق سے بچنا چاہتے ہو،اگر چاہتے ہو کہ اس سے جدائی کے بعد وہ بلائیں تمہیں گھیر نہ لیں جو عموماً ایسے نازک دور میں قوموں کو گھیر لیا کرتی ہیں تو ویسے ہی تقویٰ کے رنگ اختیار کرنے کی کوشش کرو اور اس کے بعد اس کے نظام کی رسی کو اور وہ قدرت ثانیہ جو اس کے بعد

آنے والی ہے اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ تقویٰ پر مرنے کا بھی یہی طریقہ ہے۔

اللہ کی رسی کیا ہے؟

یہی وہ رسی ہے جس کو پکڑ کر صحابہؓ ایک لڑی میں پروئے گئے گویا یک جان دو قالب۔ ہم آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل کے واقعات تاریخ میں پڑھتے ہیں اور پھر آپؐ کی بعثت کے بعد کے حالات بھی ہمارے سامنے ہیں کہ کس طرح محبتیں بڑھیں اور ایک دوسرے سے کس طرح اخوت کا رشتہ قائم ہوا۔ کس طرح ایک دوسرے کے بھائی بھائی بنے۔ اور یہ صرف اس لیے تھا کہ ان صحابہؓ نے اللہ کی رسی کو پہچانا اور اسے مضبوطی سے پکڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس رسی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہم سب جانتے ہیں کہ وہ رسّی کون سی تھی یا کون سی ہے جس کو پکڑ کر ان میں اتنی روحانی اور اخلاقی طاقت پیدا ہوئی، قربانی کا مادہ پیدا ہوا، قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے۔ جس نے ان میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انہیں اس حد تک اعلیٰ قربانیاں کرنے کے قابل بنا دیا۔ وہ رسّی تھی اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم، جو احکامات اور نصائح سے پُر ہے۔ جس کے حکموں پر سچے دل سے عمل کرنے والا خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بن جاتا ہے۔ وہ رسّی تھی نبی کریم ﷺ کی ذات کہ آپؐ کے ہر حکم پر قربان ہونے کے لیے صحابہؓ ہر وقت منتظر رہتے تھے۔ ان صحابہؓ نے اپنی زندگی کا یہ مقصد بنا لیا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے باہر نہیں نکلنا۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کے بعد آپؐ کے پہلے چار خلفاء جو خلفاء راشدین کہلاتے ہیں، ان کے توسط سے مسلمانوں نے اُس رسّی کو پکڑا جو اللہ کی رسّی اور اس کی طرف لے جانے والی رسّی تھی۔ اور جب تک مسلمانوں نے اس رسّی کو پکڑے رکھا وہ صحیح راستے پر چلتے رہے۔ اور جب فتنہ پردازوں نے ان میں پھوٹ ڈال دی اور انہوں نے فتنہ پردازوں کی باتوں میں آ کر اس رسّی کو کاٹنے کی کوشش کی تو ان کی طاقت جاتی رہی۔ مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً مختلف جگہوں میں اس کے بعد کامیابیاں تو ملتی رہیں لیکن اجتماعی قوت اور رعب جو تھا وہ جاتا رہا۔ وہ قوت جو تھی وہ پارہ پارہ ہو گئی۔ آپس میں بھی لڑائیاں ہوئیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا انکار کیا تھا۔"

پھر حضور انور احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بہرحال واضح ہو کہ اب اللہ کی رسّی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہی ہے، آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہو گی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہو گی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت ﷺ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہو گی۔ پس اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہو گا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہو گا۔ اس لئے ہر وہ آدمی جس کا اس کے خلاف نظریہ ہے وہ ہوش کرے۔"

اس رسّی کو پکڑنا کس طرح ہو گا؟ یہ صرف بیعت کر کے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لینے سے ہی نہیں ہو گا بلکہ ان شرائط بیعت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو آپؑ نے مقرر فرمائی ہیں۔ دیکھیں کتنی کڑی شرائط ہیں۔ بعض تو بعض عمل کرنے والوں کو بڑی بڑی لگتی ہیں۔ لیکن کس درد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کس طرح ایک ایک بات کو لے کر ہمیں سمجھایا ہے کہ میری بیعت میں آنے کے بعد کس طرح تمہیں اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ عبادات اور توحید کے قیام سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی نیکیاں اختیار کرنے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی تا کہ اللہ کے احکامات کی رسّی کو تھام کر ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکیں، اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اور یہی باتیں ہیں جن کی آپؑ کے بعد خلفائے وقت نے تلقین کی اور نصیحت فرماتے رہے۔"

(خطبہ جمعہ 26/ اگست 2005ء مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔16/ ستمبر 2005ء)

حبل اللہ کو تھامنے والے وہ تھے جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ تھاما اور پھر وہ ہاتھ کاٹے تو گئے لیکن الگ نہیں ہوئے جس کی وضاحت قرآن کریم میں اس طرح ملتی ہے:

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ (سورۃ البقرہ 257:2)

تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔

تو فرمایا کہ اگر تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دامن سے چمٹے رہو تو جس آن بھی تمہاری موت آئے گی وہ تقویٰ کی حالت ہو گی۔

وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا راز

جب انبیاء وفات پا جاتے ہیں تو خلفاء ان کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔ بیعت خلافت بھی اسی لیے لی جاتی ہے۔ درحقیقت جب ہم بیعت کے وقت خلافت کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھما رہے ہوتے ہیں تو حضرت محمد ﷺ کی غلامی اور پھر سلسلہ بہ سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا عہد کر رہے ہوتے ہیں۔ جب ہماری توجہ اس طرف مبذول ہوتی ہے تو بیعت کی اہمیت اور اس کے ساتھ اس کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں اور وَلَا تَفَرَّقُوْا کے نتیجے میں جو انذار ہے اس کی طرف توجہ بھی جاتی ہے کہ جو شخص بیعت کے بعد اس کے تقاضوں پر عمل نہیں کرتا تو گویا وہ افتراق پیدا کرتا ہے اور اپنے تقویٰ پر ضرب لگاتا ہے۔

ہر گھر میں اختلافات ہوتے ہیں لیکن اگر گھر میں کوئی بڑا معزز گھر کا سربراہ موجود ہو جس سے سب کو پیار ہو اور اس کی ایک آواز پر سب اٹھتے اور بیٹھتے ہوں، اس بڑے کی عظمت

دلوں میں قائم ہو تو اختلافات کے باوجود وہ خاندان یکجا رہتا ہے۔ جیسے پرانے وقتوں میں مشترکہ خاندانی نظام ہوتا تھا۔ تو اس میں ہمارے لیے یہ نصیحت ہے کہ اگر ہمارا تعلق خلافت سے اس طرح قائم ہو جو تعلق نبوت سکھاتی ہے اور عطا کرتی ہے تو اس نبوت کا فیض خلافت کے ذریعے پوری جماعت میں جاری وساری ہو جائے گا۔ اور خلیفۂ وقت آنحضرت ﷺ کی غلامی اور اس کی برکت سے ہمارے سب اختلافات دور کرکے ایک لڑی میں پروئے رکھے گا۔ چنانچہ اگر ہمارا تعلق خلیفۂ وقت سے ایک خاندان کے سربراہ جیسا ہو گا جس میں گھر کا ہر فرد بشر اپنی چیز اپنی نہیں سمجھتا بلکہ اس کی سمجھتا ہے اور اس کے ایک اشارے پر لبیک کہتا ہوا عمل کرتا ہے تو ایسی صورت میں کوئی اختلاف باقی رہ ہی نہیں سکتا اگر ہو گا بھی تو دور ہو جایا کرے گا۔

قدرتِ ثانیہ کی خوشخبری

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ یہ رسی اب قیامت تک دراز کر دی گئی ہے اور اس قدرت ثانیہ کے ساتھ اگر ہم چمٹے رہے تو ہم ہمیشہ وحدت کی لڑی میں پروئے رہیں گے اور اس کا فیض ہماری نسلوں میں منتقل ہوتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

”سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔“

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305، 306)

پس قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد جماعت کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے اور آج کے دن ہم خلافت کے ساتھ اپنے اس عہد کو دہرائیں کہ یہ قدرت جو جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ رہے گی ہم بھی اس قدرت کے ساتھ ہمیشہ رہیں اور کبھی اس سے بے وفائی نہ کریں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین!

*****

نجات یافتہ کون ہے؟

”نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 13 تا 14)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا وایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا اور محترمہ صائمہ فرحان صاحبہ کو مؤرخہ یکم جولائی 2023ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نومولودہ کا نام ”ربیعہ فرحان“ تجویز فرمایا ہے۔ بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

عزیزہ ربیعہ فرحان سلمہا مکرم عبد الحلیم قریشی صاحب اور محترمہ زاہدہ راحت صاحبہ کی پوتی اور مکرم عرفان محمود ملک صاحب اور محترمہ عظمیٰ ناہید سہگل صاحبہ بریمپٹن کی نواسی ہے۔ نیز نومولودہ مکرم عبد المنان قریشی صاحب مرحوم اور مکرم الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم، سابق نیشنل سیکرٹری وصایا و رشتہ ناطہ کینیڈا کی پڑپوتی ہے۔

ادارہ اس ولادت باسعادت کے موقع پر مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا اور ان کے تمام خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت والی لمبی، فعال اور بامراد عمر عطا فرمائے۔ نیک قسمت، خادمہ دین ہو اور والدین اور خاندان کے لئے باعثِ فرحت اور قرۃ العین ہو۔ آمین

جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں

جلسہ یوم مصلح موعود۔ بریڈفورڈ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ بریڈ فورڈ ایسٹ کی جماعت نے 20فروری 2023ء بعد نماز مغرب وعشاء مقامی کمیونٹی سنٹر میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔محترم فائز احمد حلیم صاحب نے سورۃالحشر کی آیت نمبر 23 تا25 کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ محترم وسیم احمد صاحب نے اور انگریزی ترجمہ محترم احیاءالدین ناصر صاحب نے پیش کیا۔مکرم مبارک احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ ''اے فضل عمرؓ تیرے اوصاف کریمانہ'' اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم مبشر احمد تشنہ صاحب نے پیش کیا۔

مکرم توصیف احمد صاحب نائب صدر جماعت بریڈفورڈ ایسٹ نے 'پیشگوئی مصلح موعود' کے الفاظ پڑھ کر سُنائے اور انگریزی ترجمہ محترم توصیف احمد ریحان صاحب نے سُنایا۔ آخر میں مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے صدارتی خطاب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہونے والے انعامات اور افضال پر روشنی ڈالی اور بیان کیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کس طرح لفظ بہ لفظ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پوری ہوئی۔اختتامی دعا کے بعد حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔جلسہ میں تقریباً90انصار، خدام، اطفال اور70 لجنات شامل ہوئیں۔

(رپورٹ:توصیف احمد ریحان سیکرٹری اشاعت بریڈفورڈ)

جلسہ یوم مصلح موعود۔ پیس ویلج اور وان

پیس ویلج اور وان کی جماعتوں نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے 20فروری 2023ء کو بعد نماز مغرب وعشاء شام ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں مشترکہ طور پر جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا جب کہ لجنات نے ایوان طاہر میں یہ جلسہ سُنا۔محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے کینیڈا کی زیر صدارت اِس تقریب میں عزیزم رضاالرحمن درد صاحب نے سورۃ نور کی آیت نمبر 56 تا58 کی تلاوت کی۔آیات کا انگریزی ترجمہ حسیب پاشا صاحب اور اردو ترجمہ عزیز احمد صاحب نے پڑھ کر سُنایا۔مدثر احمد شمیم صاحب نے مقبول دعائیہ نظم ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' ترنم سے سُنائی۔مکرم عبدالحمید عبدالرحمان صاحب نے انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

محترم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں پیش گوئی مصلح موعود کا پس منظر پیش کرتے ہوئے تلقین کی کہ اپنی نسلوں کو اِس پیش گوئی کی اہمیت سے آگاہ کرنا چاہئے۔مکرم لقمان ربانی صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سُنائے جن کا انگریزی ترجمہ مکرم طاہر احمد مظہر صاحب نے پیش کیا۔

مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے پیشگوئی سے متعلق گیارہ سوالات پر مبنی ایک دلچسپ مقابلہ کروایا جس کے بعد مولانا سہیل مبارک شرما صاحب مربی سلسلہ و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پیش گوئی مصلح موعود کے پس منظر اور اہمیت پر ایک جامع خطاب کیا جس کے بعد حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔اِس جلسہ میں تقریباً2750 مرد وزن شامل ہوئے۔

(رپورٹ غلام احمد عابد/ناصر احمد وینس)

جلسہ یوم مصلح موعود۔ نیو مارکیٹ

نیو مارکیٹ کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ پیش گوئی مصلح موعود 20فروری 2023ء کو منعقد کیا جس میں بہت سی علمی اور معلوماتی تقاریر پیش کی گئیں۔یہ جلسہ تمام شاملین کے لئے بہت ہی مفید اور ازدیادِ ایمان کا باعث رہا۔الحمدللہ۔

(رپورٹ:عارف خان سیکرٹری اشاعت)

جلسہ یوم مسیح موعود۔ بریڈفورڈ

خدا تعالیٰ کے فضل سے 23مارچ 2023ء کو بریڈفورڈ ایسٹ کی جماعت کو مقامی کمیونٹی سنٹر میں یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ کے آغاز سے قبل بریڈفورڈ شہر کے لئے مسجد خریدنے کے لئے احباب سے گفتگو ہوئی۔نماز مغرب اور افطار کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کا انگریزی اور اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔نظم کے بعد خالد احمد منہاس صاحب مربی سلسلہ نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں مختلف ایمان افروز واقعات پیش کئے۔اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتامِ اجلاس پر نماز عشاء اور تراویح ادا کی گئی۔

اِس اجلاس میں 67 فیملیز آن لائن شامل ہوئیں۔اِس کے علاوہ 21 لجنات اور ناصرات اور 68 خدام و انصار جلسہ میں حاضر تھے۔

(رپورٹ:توصیف احمد ریحان سیکرٹری اشاعت بریڈفورڈ)

جلسہ یوم مسیح موعود۔ہملٹن ماؤنٹین

ہملٹن ماؤنٹین جماعت کا جلسہ یوم مسیح موعود 26مارچ 2023ء کو منعقد ہوا۔مکرم رشید احمد صاحب صدر مقامی اور مکرم نوید منگلا صاحب ریجنل مربی سلسلہ ہالٹن ونیاگرا ریجن نے اس پروگرام میں شرکت کی۔پروگرام کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے بعد درس حدیث اور نظم پیش کی گئی جس کے بعد مکرمی صدر صاحب نے یوم مسیح موعود کا پس منظر تاریخ اور اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔سید قاصد صالح صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر خطاب کیا۔جس کے بعد ریجنل مربی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچپن سے لے کر پہلی بیعت تک کے کچھ واقعات بیان کئے۔سوال وجواب کے دور میں شرکاء نے بھرپور

حصہ لیا۔ پروگرام میں حاضرین کی کل تعداد دوسوتھی۔

(رپورٹ : ناصراحمد وینس)

جلسہ یوم مسیح موعود۔ بریمپٹن ایسٹ

بریمپٹن ایسٹ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعود 26مارچ 2023ء کو مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا کی زیرصدارت مسجد مبارک بریمپٹن میں منعقد کیا۔ جلسہ کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔جس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ مکرمی عارف خضر صاحب اور شہزاد خان ڈوبورے صاحب نے ”احمدیت نے ہماری زندگی کو کیسے بدل دیا“ کے مضمون پر مذاکرہ پیش کیا۔ اِس کے بعد مکرم آصف احمد عارف صاحب مربی سلسلہ نے ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کی مبارک عائلی زندگی“ کے عنوان پر آخری تقریر کی۔ دعا اور افطار کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ بعد ازاں احباب جماعت کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا-جلسہ میں سات سو سے زائد ممبران شامل ہوئے۔ پچاس ممبران نے یہ جلسہ آن لائن دیکھا۔

(رپورٹ : محمد سلطان ظفرؔ)

جلسہ یوم مسیح موعود۔ بریمپٹن ویسٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بریمپٹن ویسٹ جماعت نے 8مارچ 2023ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک بریمپٹن میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے تراجم اردو اور انگریزی بھی پیش کئے گئے۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم سے پڑھا گیا اور اُس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش ہوا۔ اُس کے بعد ”قادیان دارالامان“ کے موضوع پر ایک ویڈیو حاضرین کو دکھائی گئی۔ بعد ازاں منصور احمد ناصرؔ صاحب سیکرٹری تعلیم نے ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے نشانات“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ اردو میں کی گئی اِس تقریر کا رواں انگریزی ترجمہ ساتھ ساتھ اسکرینوں پر دکھایا جارہا تھا۔ آج کی کاروائی پر مشتمل ایک ذہنی آزمائش کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔ جس میں 135 احباب نے اپنے فونز کے ذریعہ حصہ لیا۔

اِس اجلاس کی اختتامی تقریر محترم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات حاضرین جلسہ کی خدمت میں پیش کئے۔ اِس جلسہ میں 800 احباب شامل ہوئے۔ جلسہ کا اختتام دُعا سے ہوا جو مکرم عمیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔

(رپورٹ : محمد سلطان ظفرؔ)

جلسہ یوم مسیح موعود۔ وان

وان جماعت نے اپنا جلسہ یوم مسیح موعود 26 اپریل 2023ء بعد نماز عصر مسجد بیت الاسلام میں منعقد کیا۔ جلسہ کی صدارت مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر کینیڈا نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور اُس کے اردو، انگریزی ترجمہ کے بعد نظم کے چند اشعار پیش کئے گئے۔ جس کے بعد مکرم مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ نے Legacy of The Promised Messiah as کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس کے بعد ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ولادت سے لے کر اُن کی وفات تک اور انتخاب خلافت اولیٰ سے لے کر موجودہ خلافت کے ادوار کے تاریخی واقعات بتائے۔ بعد ازاں صدر مجلس نے ”روحانی خزائن“ کے موضوع پر اردو زبان میں خطاب کیا۔

دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ بعد ازاں تمام حاضرین کو بند ڈبوں میں لذیذ افطاری پیش کی گئی۔ اجلاس کی مکمل حاضری پندرہ سوتھی۔

(رپورٹ : ناصراحمد وینس)

افطار ڈنر۔ سیسکاٹون

یکم اپریل 2023ء کو سیسکاٹون جماعت نے مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون میں اکابرین شہر کے لئے ”محبت، ایمان، تنوع اور اتحاد کی شام“ کے موضوع سے افطار ڈنر کا انعقاد کیا۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز پونے سات بجے تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ سیکرٹری تبلیغ سیسکاٹون نے مہمانوں کو رمضان المبارک کا مختصر تعارف کروایا۔ مکرم سعد حیات صاحب مربی سلسلہ سیسکاٹون نے ”رمضان اور اُس کی برکات“ کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن پیش کی جس کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ روزہ افطار کرنے کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس میں غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے علاوہ تین ممبران کینیڈین پارلیمنٹ اور پانچ صوبائی ممبران شامل ہوئے۔

اس کے بعد حسب معمول نماز عشاء اور نماز تراویح ادا کی گئی۔

(رپورٹ : راشد احمد سیکرٹری تبلیغ سیسکاٹون)

افطار ڈنر۔ جماعت نیو مارکیٹ

7 اپریل 2023ء کو نیو مارکیٹ جماعت نے احباب و خواتین کے لئے افطار ڈنر کا اہتمام کیا۔ محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اس تقریب میں مہمان خصوصی تھے۔ پروگرام میں رمضان و نماز کے بارہ میں پریزنٹیشن پیش کی گئی جس کے بعد ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس پروگرام کا اختتام دعا اور نماز مغرب وعشاء سے ہوا۔ پروگرام کی حاضری 80 تھی۔

(رپورٹ : منصورہ فضل)

افطار و عشائیہ
مجلس خدام الاحمدیہ نیو مارکیٹ

19 اپریل 2023ء کو مجلس خدام الاحمدیہ نیو مارکیٹ نے اپنے نماز سنٹر میں ایک کلوا جمیعاً افطار عشائیہ منعقد کیا۔ اِس تقریب میں 19 خدام و اطفال شامل ہوئے۔

(رپورٹ : عارف فہیم خان)

*****

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو مخلصین اور فدائین کے مختصر تذکرے

مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب اور محترمہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ

مکرم چوہدری عبدالباری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب ابن محترم صوفی خدابخش صاحب زیروی مرحوم مورخہ 4/جنوری 2023ء بروز بدھ 83سال کی عمر میں میری لینڈ، امریکہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

آپ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کے داماد تھے۔

آپ 20/مئی 1940ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدا سے ہی بہت ذہین وفطین تھے۔ آپ نے ایف ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں مکمل کرنے کے بعد کراچی یونی ورسٹی سے بی ایس سی اور ایم ایس سی کی تکمیل کی اور اس کے بعد 1964ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ کی یونی ورسٹی آف لوئی ول، کین ٹکی چلے گئے جہاں انہوں نے 1968ء میں فارما کولوجی کے مضمون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں آپ سینئر ریسرچ سائنٹسٹ اور پروفیسر کی حیثیت سے دنیا کی مختلف یونی ورسٹیز بشمول پشاور یونی ورسٹی، شیراز یونی ورسٹی، سین ڈی آگو یونی ورسٹی کیلیفورنیا وغیرہ سے منسلک رہے۔

جماعتی خدمات کے لحاظ سے بھی آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی فعال زندگی گزاری۔ 1993ء تا 1999ء مجلس انصار اللہ امریکہ کے صدر رہے۔ 1998ء تا 2007ء بطور نیشنل سیکرٹری تعلیم امریکہ خدمت بجالاتے رہے۔ ایک لمبے عرصے تک جماعتی مجلہ احمدیہ گزٹ امریکہ (النور) کے ایڈیٹر رہے۔ اسی طرح آپ انگریزی میگزین مسلم سن رائز کے ایڈیٹوریل بورڈ کے ممبر بھی رہے۔ 2010ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے درجہ شاہد کے وائیوا بورڈ کا ممبر مقرر فرمایا۔ علاوہ متعدد مضامین کے جو مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے، آپ تقریباً پندرہ کتب کے مصنف تھے جن میں سے ایک مشہور کتاب Welcome to Ahmadiyyat ہے جو بالخصوص نو مبائعین کی تربیت میں بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے۔

مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، علم دوست، دوست نواز، طرح دار، خوش مزاج، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب

مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے دو بھائی مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، دو بہنیں محترمہ امۃ الرشید عابدہ صاحبہ اور محترمہ امۃ العزیز عابدہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ کی نماز جنازہ مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں مورخہ 6 جنوری 2023ء بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور اگلے روز مقبرہ موصیاں میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی کی وفات کے صرف دو دن بعد ہی 6 جنوری 2023ء بروز جمعہ، ان کی اہلیہ محترمہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ اپنے شوہر کی نماز جنازہ میں شریک ہوئیں، اپنے تمام عزیز واقارب اور لجنہ کی ساتھیوں سے الوداعی ملاقات کی اور گھر پہنچنے کے چند ہی منٹ کے بعد اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

مرحومہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ سابقہ مدیرہ ماہنامہ مصباح ربوہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے لاہور کالج فار ویمن سے ایف ایس سی اور بی ایس سی کرنے کے بعد 1966ء میں پنجاب یونی ورسٹی سے نباتیات (Botony) کے مضمون میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔

آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا اور از راہِ شفقت شادی کی دعائیہ تقریب میں بھی تشریف لائے۔ مرحومہ بہت نیک، صالحہ، خلیق، ملنسار اور بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ اسلام احمدیت کی تبلیغ کا خاص جوش وجذبہ رکھتی تھیں۔ جب بھی میڈیا میں کوئی خبر ایسی شائع ہوتی جس میں اسلام یا آنحضرت ﷺ کی اعلیٰ شان پر کوئی حرف آتا تو فی الفور اخبارات کے ایڈیٹرز کے نام خط یا مضمون لکھتیں جو شائع بھی ہوتے رہے۔ اپنے بچوں اور عزیزوں اور لجنہ کی ساتھیوں کی تربیت کے لئے ایمان افروز واقعات اور نصائح ریکارڈ کر کے بھیجتیں۔ تادم آخر ہر خلیفۂ وقت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق رکھا اور ہمیشہ خلافت کی برکات و فیوض کے بیان میں رطب اللسان رہتیں۔

مرحومہ نے تین بھائی مکرم ڈاکٹر ملک مجیب الرحمٰن صاحب میکلین، مکرم ملک ہشام قمر صاحب ایڈمنٹن، مکرم ملک اطہر بشیر صاحب فیئر فیکس اور تین بہنیں محترمہ امۃ الباسط شاہ صاحبہ اہلیہ سید منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یوکے لندن، محترمہ امۃ الحمید مرزا صاحب اہلیہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم ورجینیا اور محترمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالباری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا یادگار چھوڑی ہیں۔

ان دونوں نے اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی اور تعلیم

کے زیور سے آراستہ پیراستہ کیا۔

8جنوری2023ء کو مسجد بیت الرحمٰن میں بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں افراد جماعت شامل ہوئے اور اگلے روز مقبرہ موصیاں میں اپنے شوہر کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

پسماندگان میں انہوں نے تین بیٹے مکرم ناصر محمود زیروی صاحب کولمبیا، مکرم ڈاکٹر منیب طاہر صاحب زیروی نیوجرسی، مکرم ڈاکٹر خالد محمود زیروی صاحب کولمبیا اور ایک بیٹی محترمہ ثمرہ حیّ صاحبہ کولمبیا اور متعدد پوتے پوتیاں اور ایک نواسہ یادگار چھوڑے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 20جنوری2023ء کو شہدائے برکینا فاسو کے ذکر کے ساتھ ہی ان دونوں میاں بیوی کا بھی ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب ادا کی۔

اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا:

”دو اَور مخلصین کے ذکر، جنازے بھی ہیں جن میں سے ایک ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب ہیں جو صوفی خدا بخش زیروی صاحب کے بیٹے تھے۔ یہ امریکہ میں رہتے تھے۔ چار جنوری کو ان کی تراسی سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

ان کے والد صوفی خدا بخش صاحب نے سترہ سال کی عمر میں 1928ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ کریم اللہ زیروی صاحب حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے داماد بھی تھے۔ بڑے علمی آدمی تھے۔ بعض کتب بھی انہوں نے لکھی ہیں۔ جماعتی خدمت کی بھی انہیں بہت توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ زیروی صاحب کی اہلیہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ کا ہے جو کریم اللہ زیروی صاحب کی اہلیہ تھیں۔ امریکہ میں رہتی تھیں اور ملک سیف الرحمٰن صاحب کی یہ بیٹی تھیں۔ یہ 6/جنوری کو اپنے میاں کی وفات کے دو دن بعد اٹھہتر سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور جیسا کہ میں نے کہا ملک سیف الرحمٰن صاحب کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام امۃ الرشید شوکت تھا جو رسالہ مصباح ربوہ کی مدیر رہی ہیں۔ ان کی پیدائش قادیان کی ہے۔ بڑا علمی ذوق رکھنے والی خاتون تھیں۔ پڑھی لکھی تھیں۔ ایم ایس سی کیا ہوا تھا۔ جماعتی خدمات کی بھی ان کو توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

ان کے بھائی ملک مجیب الرحمٰن صاحب اپنی بہن اور بہنوئی کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ بہت محبت کرنے والا جوڑا تھا۔ انہوں نے بہت مشقتیں برداشت کیں لیکن کبھی کسی چیز کے بارہ میں کوئی شکایت نہیں کی۔ میں نے انہیں کبھی کسی کے بارہ میں کوئی منفی گفتگو کرتے نہیں دیکھا۔ دونوں علم کے گہرے سمندر تھے۔ زندگی کے آخری لمحات تک ہر کسی کے ساتھ محبت کرنے والے، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے اور بے پناہ پیار و محبت کرنے والے تھے۔ ماشاء اللہ بڑی بھرپور اور بہترین زندگی گزاری۔ اپنے معاشرہ اور ماحول میں دوسروں پر نہایت مثبت اثر ڈالنے والے اور اچھا اثر و رسوخ رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔“

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 5فروری2023ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے اور انہیں ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

*****

اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے

قرآن شریف اس قسم کی آیتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے۔ تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکّل کرتا ہے تو گویا خدا تعالیٰ کی ان صفات کا انکار کرتا ہے اور ان اسباب کو ان صفات سے حصہ دیتا ہے۔ اور ایک اَور خدا اپنے لئے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے۔ چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے۔ اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے۔ جو لوگ حکّام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے۔ بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔ وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزتیں، سارے آرام اور حاجات برآری کا متکفّل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدّوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔ اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 81، 82، ایڈیشن 1984ء)

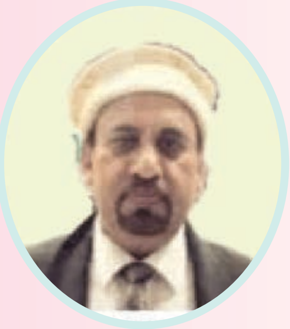

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے!

مکرم محمود احمد وینس صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم ناصر احمد وینس صاحب ٹرانٹو

ریاض خیر آبادی کہتا ہے۔

جس انجمن میں بیٹھ گیا رونق آ گئی
کچھ آدمی ریاض عجب دل لگی کا تھا!

جرمنی میں ایک شخص کی حالیہ رحلت پر اس کو منوں مٹی تلے دفن کرتے دیکھ کر، ریاض خیر آبادی کا مندرجہ بالا شعر بے اختیار ہونٹوں پر ابھرتا چلا گیا۔... !

محمود احمد وینس جو گزشتہ سال ہی پاکستان سے اپنی اہلیہ (خاکسار کی بھابی محترمہ) کے ہمراہ اپنے بیٹوں کے پاس جرمنی آ گئے تھے، اچانک چند روز "کورونا" کی وجہ سے بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محمود احمد وینس خاکسار کے منجھلے بھائی تھے جو کہ ہم چھ بہن بھائیوں میں سے سب سے بڑے بھائی پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر آف تعلیم الاسلام کالج ربوہ (حال پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا، ٹرانٹو) سے تقریباً ساڑھے چار سال چھوٹے تھے۔ محمود بھائی کی اچانک وفات کا سن کر چند لمحوں کے لئے ذہن پر جہاں دھند سی چھاتی محسوس ہوئی، وہیں.... ع

دل کو کئی کہانیاں سی یاد آ کے رہ گئیں!

اور یوں ذہن۔ ماضی کی انگنت یادوں میں کھوتا چلا گیا۔ ہمارا گاؤں موضع "وینس نیواں"، ضلع سیالکوٹ میں پاک و ہند کے بارڈر پر واقع ہے۔ گو ہم میں سے کچھ بہن بھائی پڑھائی کی خاطر ربوہ منتقل ہو گئے - جن میں خاکسار اور محمود بھائی بھی شامل تھے۔

گاؤں میں محمود بھائی کی تبحرِ علمی سے متعلق بچپن کا ایک واقعہ ابھی تک حافظہ کی لوح پر تازہ ہے۔ ہمارے گاؤں میں فقط ایک ہی گھر یعنی صرف ہمارا گھرانہ ہی احمدی تھا۔ گو سبھی زمیندار گھرانوں کا فقط ایک ہی ذات یعنی "وینس" ہونے کی وجہ سے آپس میں بھائیوں جیسا تعلق تھا۔

ہمارے گاؤں میں لوہار پیشہ سے منسلک ایک مولانا صاحب ہوا کرتے تھے۔ جنہوں نے قیام پاکستان سے قبل مہاراجہ کشمیر کے جموں والے محل کی تعمیر کے وقت اس کی کھڑکیاں دروازے بھی تیار کئے تھے۔

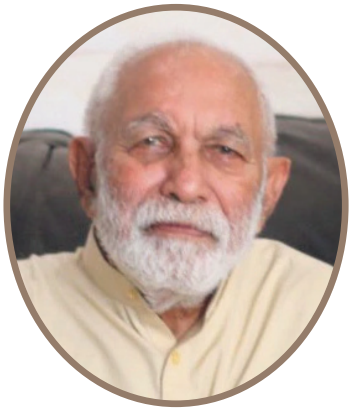

مکرم محمود احمد وینس صاحب

یہ مولانا صاحب اہل حدیث مسلک سے منسلک تھے۔ گاؤں کے متعدد نوجوانوں کو تبلیغ کے ذریعے اہل حدیث مسلک سے وابستہ کر چکے تھے۔ ایک روز محمود بھائی کو بھی بھری مجلس میں تبلیغ کرنے لگے۔ محمود بھائی جلدی سے گھر آ کر گھر سے سوال و جواب والی "احمدیہ پاکٹ بک" ساتھ لے گئے۔ اور مولانا صاحب کے اعتراضات کے ایسے فرفر اور منہ توڑ قسم کے جواب دیئے کہ مولانا صاحب کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ یوں میں نے اپنے بچپن سے ہی محمود بھائی کو اپنی تبحرِ علمی کا سکہ جماتے دیکھا۔ پھر خاکسار جوں جوں بڑا ہوا ان کی دوسری عادات و صلاحیتوں کا احوال بھی کھلتا چلا گیا۔

محمود بھائی کی گزشتہ حیات پر نظر ڈالتا ہوں تو بلا مبالغہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ:

جب ذہانت و فطانت، بذلہ سنج، خوش مزاج، خوش گفتار، شگفتگی، برجستگی و بے ساختگی کے ساتھ ساتھ کسی ذات کو فقط انسانیت کی خدمت کی خاطر کسی ایک وجود میں یکجا کر دیں تو وہ وجود "محمود احمد وینس" کہلاتا ہے.... !

جب آپ کراچی میں رہائش پذیر تھے (جہاں آپ کم و بیش چھیالیس سال مقیم رہے) وہاں بھی ان گنت واقعات ہیں جو آپ کی خدمتِ انسانیت کے جذبے پر روشنی ڈالتے ہیں۔

کراچی کورنگی ایریا میں آپ کے ہمسایہ میں ایک غریب گھرانہ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کی اہلیہ ربوہ اپنے میکہ گئی ہوئی تھیں۔ سردیوں کے ایام تھے کہ اچانک سخت سردی پڑنے لگی۔ محمود بھائی کو پتہ چلا کہ اس غریب ہمسایہ کے پاس گرم لحاف نہیں۔ چنانچہ صندوق سے گرم اور بالکل نیا لحاف یعنی رضائی نکالی اور اپنے ہمسایہ کے گھر دے آئے۔

جب بھابی واپس آئیں اور دیکھا کہ صندوق میں نیا لحاف نہیں تو محمود بھائی سے پوچھا کہ ایک لحاف کم ہے تو محمود بھائی کا جواب تھا:

وہ ایک انتہائی ضرورت مند کی ضرورت پورا کرنے کا فرض پورا کر چکا ہے!!

سچ کہا تھا جگر مراد آبادی نے کہ:

وہ علم، وہ تواضع، وہ طرز خود فراموشی
خدا بخشے جگر کو، لاکھ انسانوں کا انساں تھا!

میرے محمود بھیا کے اس قسم کے اتنے واقعات ہیں کہ بقول غالبؔ:

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے!

راقم کو یقین واثق ہے کہ خوبصورت یادیں بھی صدقہ جاریہ کی طرح ہوتی ہیں۔ جن کی برکت، یادوں اور یاد کرنے والے

دونوں کے لئے باعثِ خیر وبرکت ہوتی ہیں۔

اکتوبر 1985ء کی بات ہے ، خاکسار کویت سے پاکستان اپنی شادی کے سلسلہ میں گیا۔ کراچی میں محمود بھائی کے پاس بھی دو روز ٹھہر کر ربوہ بذریعہ ٹرین عازم سفر ہوا۔ لیکن محمود بھائی نے کہا کہ تمہارے پاس شادی کا قیمتی سامان وغیرہ بھی ہے۔ لہٰذا تمہارے لئے اکیلے سفر کرنا مناسب نہیں۔ چلو میں بھی تمہارے ساتھ فیصل آباد تک چلتا ہوں۔

چنانچہ وہ فیصل آباد تک میرے ساتھ گئے۔ اور پھر چونکہ ان کی جاب سے چھٹی کا مسئلہ تھا۔ چنانچہ اگلی صبح مجھے فیصل آباد چھوڑ کر اسی وقت واپس پھر کراچی کے لئے عازم سفر ہو گئے۔ یوں تقریباً 24 گھنٹے سے زائد کا سفر بنتا تھا۔ جو انہوں نے فقط میرے سامان کی حفاظت کی خاطر کیا۔ بلاشبہ ہماری یہ قحط الرجال کی ماری دنیا، ایک نفیس دل اور خوبصورت اطوار رکھنے والے انسان سے محروم ہوگئی۔

دردؔ کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے کیدھر چلے

دراصل محمود بھائی کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے ہمیشہ دوسروں کے کام آنے کی اپنے عمل سے ترغیب دی۔ اور حوصلہ بڑھایا۔ وہ دکھاوے کے مخالف اور ستائش وصلے سے بے پرواہ انسان تھے۔

میری ایک بھتیجی عزیزہ فوزیہ گورایا (اہلیہ مکرم نصیر احمد گورایا صاحب مقیم پیس ویلج، کینیڈا) بتاتی ہیں کہ شادی کے ایک سال بعد وہ اپنے میاں کے پاس سعودیہ روانہ ہونے لگی تو رات اسے کراچی ٹھہرنا پڑا۔ وہ محمود بھائی کے گھر ٹھہر گئی۔ اس کی تین چار ماہ کی بچی بھی اس کے ہمراہ تھی۔ سفر کی تکان کی وجہ سے عزیزہ فوزیہ تو گہری نیند سوگئیں۔ مگر اس کی بچی رات کو ہر دو گھنٹے بعد دودھ پینے کی عادی تھی۔ چنانچہ محمود بھائی تمام رات اس بچی کے لئے رات کو دودھ گرم کر کے فیڈر کے ذریعہ اسے پلاتے رہے کہ کہیں اس بچی کی ماں کی نیند خراب نہ ہو جائے!

سچ ہے بزبان محمد علی جوہرؔ

ہے رشک اک جہان کو جوہر کی موت پر
یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

کراچی میں جب تک رہے، اپنے گھر کے سامنے والی گلی میں علی الصبح نماز فجر سے قبل اٹھ کر اپنے گھر کے علاوہ اردگرد کے گھروں کے سامنے بھی جھاڑو لگانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ جب انہیں ایسے ''کام'' سے احتراز برتنے کو کہا جاتا تو کہتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللہِ ۔
محنت کرنے والا اللہ کو پیارا ہوتا ہے۔

ان کی کن کن باتوں کو احاطۂ تحریر میں لاؤں ؟! ان کے ایک بھتیجے عزیزم افتخار احمد حال مقیم لندن، انگلینڈ) نے بتایا کہ جب وہ سکول کا طالب علم تھا تو چچا جان محمود انہیں ہر ماہ بطور جیب خرچ کراچی سے رقم بھجوایا کرتے تھے۔ اور یہ تو خاکسار نے بچپن میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ محمود بھائی ربوہ میں جب طالب علم تھے تو عید والے دن کافی ریزگاری اپنی جیب میں ڈال کر نماز پڑھنے جایا کرتے تھے۔ راستے میں جتنے بھی مانگنے والے (فقیر) ملتے ان کے ہاتھ پر ریزگاری بطور عیدی رکھتے جاتے۔

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

دراصل محمود بھائی کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ دوسروں کے کام آنے کی اپنے عمل سے ترغیب دی اور حوصلہ بڑھایا۔ وہ دکھاوے کے مخالف اور ستائش وصلے سے بے نیاز تھے۔ اپنی نپی تلی تنخواہ پر گزارا کیا۔ لیکن کبھی ان کی خوش دلی، دریا دلی اور ثابت قدمی میں فرق نہیں آیا۔ ان کے تینوں بیٹوں نے ماشاءاللہ انجینئرنگ کی ہے۔ جب کہ اکلوتی بیٹی نے FSc (پری میڈیکل) میں کراچی بورڈ میں پوزیشن لی جس کے بعد ڈاؤ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس مکمل کر کے اس وقت آسٹریلیا میں ڈاکٹر ہے۔

محمود بھائی جب کراچی کے ایک بڑے پولٹری فارم میں بطور سپروائزر کام کرتے تھے تو اس وقت بھی دوستوں کے لئے ان کا ایثار دیدنی تھا۔ یہاں ٹرانٹو میں ایک دوست جو کورنگی کراچی میں ان سے واقف تھے۔ بتاتے ہیں کہ محمود صاحب اکثر و بیشتر دوستوں کو پولٹری فارم کے ''ڈبل زردی'' والے انڈوں کا ٹرے بطور تحفہ دیا کرتے تھے۔ ہم انہیں مذاق میں کہتے کہ محمود صاحب! پولٹری فارم کے سیٹھ (مالک) کو پتہ چل گیا تو اس نے آپ کے خلاف ایکشن لے لینا ہے! آگے سے مسکرا کر کہتے کہ مالک کو میری اس عادت کا بخوبی علم ہے۔ اس نے ایک دو ٹرے مجھے لے جانے کی باقاعدہ اجازت دے رکھی ہے۔

ان کے یہاں جو ایثار وکرم ہے، ریاضت اور مجاہدہ ہے وہ صوفیاء کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔ ان کی زندگی بلاشبہ ایمان اور خدمتِ انسانیت کا حاصل ضرب تھی۔ اور اسی لئے ان کی سیرت کا سونا، بھٹی میں تپنے کے بعد کندن بن سکا ہے۔

وہ جب تک پولٹری فارم میں کام کرتے رہے، وہاں مری ہوئی مرغیوں کو اٹھانے کے لئے ایک گاڑی بان رکھا ہوا تھا جو کہ ایک پنجابی عیسائی تھا۔ کرسمس وغیرہ کے مواقع پر وہ محمود بھائی کو اپنے گھر لے جاتا اور ان کو اچھے اچھے پکوان کھلاتا۔ محمود بھائی کے ساتھ کام کرنے والے دیگر مسلمان افراد حیران ہوتے کہ آپ نے ایک عیسائی ''چوہڑے'' کے گھر سے کھانا کھایا؟! محمود بھائی کا نپا تلا جواب ہوتا کہ:

عیسائیت کون سے اس کے پکوان میں گھس جاتی ہے ؟!

میں تو صرف اس غریب کی خوشی کی خاطر اور اس کی دلجوئی کے لئے اس کے گھر جا کر کھا آتا ہوں۔ اگر اس سے اس غریب کی دلجوئی ہو جاتی ہے تو میرا کیا بگڑتا ہے۔!!

محمود بھائی کے خوش مزاج اور بذلہ سنج ہونے کا اندازہ ان کے شعری ذوق، لطائف اور ان کی کتابوں کے انتخاب سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ان کے پاس ہر قسم کی کتابوں کا وافر ذخیرہ تھا۔ جرمنی آتے وقت وہ تمام کتب، کورنگی جماعت کی لائبریری کو بطور تحفہ دے آئے۔

ان کی حس مزاح کے بے شمار واقعات یاد آ رہے ہیں۔ جب کبھی بھی ان سے فون پر بات ہوتی تو کوئی نہ کوئی دلچسپ واقعہ یا چٹکلہ ضرور سنایا کرتے تھے۔ اس وقت بھی میں اپنی چشم تصور سے محمود بھائی کو ایک چٹکلہ نما واقعہ سناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

ایک دفعہ گومل یونیورسٹی، صوبہ سرحد کے وائس چانسلر اور اکادمی ادبیات کے سابقہ چیئرمین پروفیسر پریشان خٹک مرحوم کو کسی کانفرنس میں شرکت کے لئے کہیں جانا پڑا۔

(بقیہ صفحہ 37)

مکرم ومحترم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب کا مختصر ذکرِ خیر

محترمہ نسیم محمودہ چوہدری صاحبہ، بریمپٹن

میرے خاوند مکرم ومحترم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب آف بھڈال سیالکوٹ حال کینیڈا مورخہ 24/دسمبر 2021ء وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ 3/فروری 2022ء کو آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم کی کچھ یادیں اور حسین باتیں ایصال ثواب کے لئے ہدیۂ قارئین کرتی ہوں۔

ہمارا 51 سالہ رفاقت کا نہ بھولنے والا دور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خوشگوار یادیں لئے ہوئے گزرا جس کے ہمارے عزیز و اقارب اور ملنے والے سب گواہ ہیں۔ ہماری شادی کے بعد میری تعلیم کی تکمیل، ملازمت، بچوں کی تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل، میری گھریلو ذمہ داریوں اور جماعتی خدمات میں ان کا تعاون ہمیشہ اور مثالی رہا۔ ان کی طبیعت میں بہت سادگی اور قناعت پسندی تھی۔ آپ محنتی اور خاموش طبع شخصیت کے مالک تھے۔ مورخہ 24 ستمبر 2021ء کو ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس میں حضور انور نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کینیڈا والے تو بہت بولتے ہیں۔ آپ بولتے ہی نہیں۔

بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلق تھا اسی طرح بہوؤں کے ساتھ ایک شفیق والد جیسا رشتہ تھا۔ خاکسارہ کے والدین کا بہت خیال رکھا اور ان کی بیماری کے دوران ان کی بہت خدمت کی۔ اسی طرح اپنی ساری زندگی عزیزوں اور رشتہ داروں سے بہت تعاون اور شفقت کا سلوک رکھا۔ ان کی ان خوبیوں کا ہر کوئی معترف ہے۔ اسی طرح غرباء اور مستحقین کا بھی خاص طور پر خیال رکھتے اور حالات کے مطابق ان کی مالی اور دیگر ضروریات کا خیال بغیر کسی سے ذکر کئے کیا کرتے تھے۔

جھوٹ سے سخت نفرت تھی۔ کم گو تھے لیکن بات سچی اور کھری کیا کرتے تھے۔ اپنی ملازمت (واپڈا) کے دوران غلط بات اور غلط آدمی کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے کئی دفعہ محکمہ میں مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن ان مشکلات کا بڑی ہمت اور حوصلے سے مقابلہ کیا۔ اس سچائی اور نیک نیتی کا محکمہ میں نیک اثر تھا کہ اہم مواقع پر افسران بالا آپ سے مشورہ کرتے اور آپ کی رائے کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ اسی طرح علاقہ کے لوگ بھی آپ کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔

مکرم ومحترم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب

آپ محنتی اور توکل علی اللہ کرنے والے تھے، نماز و روزہ کے پابند تھے۔ ہم نے شروع سے نماز کی پابندی کا ایک عہد کیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو آخر تک نبھانے کی توفیق ملی۔ گھر کے معاملات میں ہمیشہ مشورہ کو اہمیت دیتے تھے اور دوسرے کی رائے کا احترام بھی کرتے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، اپنی زندگی میں ہی جائیداد کا حساب مکمل کرلیا اور اسی طرح باقی طوعی چندوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ تمام مالی تحریکات میں حسب توفیق شامل ہوتے اور خلافت کی طرف سے آنے والی ہر تحریک پر سب سے پہلے لبیک کہنے کی کوشش کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت وفا اور جاں نثاری کا تعلق تھا۔ اسی طرح جماعتی عہدیداروں کا بھی بہت احترام کیا کرتے تھے۔ خلافت اور سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھنے والے تھے۔ ان کی موجودگی میں کسی کو نظام سلسلہ یا عہدیداران کے خلاف بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ مرکزی مہمانوں اور خصوصاً مربیان کرام کے ساتھ بہت پیار اور احترام کا رشتہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو ایک لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ، امیر حلقہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ اور ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو خدمت سلسلہ کا بہت شوق تھا اور دوران خدمت آپ کو بھرپور کام کی توفیق ملی۔ منصب خلافت پر متمکن ہونے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سیالکوٹ اور نارووال کے دوروں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل رہی۔ حضورؒ کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ لندن ہجرت کے بعد سیالکوٹ سے جاکر ملنے والے کئی احباب سے حضور انورؒ نے پوچھا کہ چوہدری نذیر صاحب واپڈا والوں کا کیا حال ہے۔ مولوی اسلم قریشی اغوا کے جھوٹے کیس میں جو احباب زیر تفتیش رہے ان میں آپ بھی شامل تھے۔ اس سلسلہ میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔

آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ 1997ء میں فجر کی نماز پر جاتے ہوئے ایک معاند احمدیت، جو ختم نبوت کا لوکل صدر تھا، کے بیٹے نے قاتلانہ حملہ کیا جس کے نتیجہ میں آپ کی ٹانگ میں گولیاں لگیں۔ آپ بڑی ہمت سے اسی حالت میں خود گاڑی چلا کر ہسپتال پہنچے۔ کچھ عرصہ زیر علاج رہے۔ ایک گولی آخر وقت تک ان کی ٹانگ میں ہی رہی جس کے بارہ میں بتا کر بہت فخر محسوس کرتے تھے۔ صحت یابی کی اطلاع ملنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت مٹھائی اور پھلوں

کا تحفہ بھی آپ کو بھجوایا۔

خاکسارہ کو پاکستان میں صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بطور نائب صدر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ اس دوران آپ نے ضلعی نمائندگان کے تحصیل اور ضلع کے دوروں میں بہت تعاون کیا۔ دورہ یا میٹنگز میں جانے کے لئے اپنا وقت اور گاڑی وقف کی ہوئی تھی۔ پروگرام پر لے کر جاتے اور بڑے حوصلے کے ساتھ پروگرام کے ختم ہونے تک وہیں بیٹھ کر انتظار کرتے اور پروگرام کے بعد واپس لاتے اور سب کو گھروں تک پہنچانے کا انتظام کرتے۔ ان کی نیکیوں، نیک تربیت اور نیک نمونے کی وجہ سے ہمارے تمام بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں خدمات سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چار بیٹے

1۔ مکرم عامر رفیق گوندل صاحب: جرمنی میں رہائش پذیر ہیں اور بطور زونل ناظم انصار اللہ Wurttember Nord خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری نوید احمد گوندل صاحب: جارج ٹاؤن کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں اور Region Halton Niagara مجلس انصار اللہ کینیڈا کی مجلس عاملہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

3۔ مکرم عدیل احمد گوندل صاحب: بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

4۔ مکرم شرجیل احمد گوندل صاحب: جرمنی میں رہائش پذیر اور صدر جماعت احمدیہ Calw کے طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔

ایک بیٹی محترمہ افشین نذیر صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ عبدالحفیظ مانگٹ صاحب حلقہ بیت الاحسان انگلینڈ۔

ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے ان کے لئے دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اپنے پیاروں کے ساتھ رکھے اور ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

ساجد محمود کی یاد میں

مکرم معین احمد صاحب۔ پیس ویلیج

مکرم ساجد محمود باجوہ صاحب

پیارا دوست ساجد محمود باجوہ ابن مکرم محمود احمد باجوہ صاحب مرحوم ساکن محلہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے اور اپنی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ساجد کی پیدائش 1969ء میں ہوئی اور وفات یکم فروری 2023ء میں ہوئی اس لحاظ سے اس کی عمر 54 سال بنتی ہے۔

خاکسار اور ساجد محمود ہم 1991ء میں اکٹھے کینیڈا آئے۔ ربوہ محلہ دارالعلوم غربی سے ہمارا تعلق ہونے کی وجہ سے یہ تعلق پردیس میں اور مضبوط ہوتا گیا ابتدائی چند سال ہم اکٹھے بھی رہے۔ ہم North York جماعت میں تھے ان دنوں مسجد بیت الاسلام زیر تعمیر تھی مشن ہاؤس کے قریب ہونے کی وجہ سے اکثر وقار عمل کا موقع ملتا رہتا تھا ساجد ہر دم وقار عمل کے لئے تیار رہتا۔ اللہ اسے بہترین اجر دے۔ آمین

ساجد محمود بعد میں احمدیہ ابوڈ آف پیس کے قریب 2825 Islington والی بلڈنگ میں شفٹ ہو گیا۔ وہاں بھی جب بھی کوئی تعمیر مسجد کی یا کوئی مالی تحریک ہوتی ساجد ہمیشہ خندہ پیشانی سے شامل ہوتا۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھا غریبوں کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتا۔ ربوہ ہمارے محلہ کی مسجد کی تعمیر میں شامل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اس کا بڑھ چڑھ کر اجر عطا فرمائے۔ آمین!

ساجد بہت محنتی انسان تھا۔ جس کام میں ہاتھ ڈالتا اس کا مکمل حق ادا کرتا تھا۔ شروع میں کچھ عرصہ ایک پریس میں ملازم رہا بعد میں کچھ عرصہ ٹرانٹو میں ٹیکسی چلائی۔ پھر 2008ء میں فیملی کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو گیا اور وہاں ربوہ کے قریب احمد نگر میں Sultan Rice Mill کے نام سے اپنا کاروبار شروع کیا۔ ساجد ایک بہت محنت کش نوجوان تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسکے کاروبار میں بہت برکت ڈال رکھی تھی۔

مرحوم جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ میں کئی سال ڈیوٹی دیتا رہا۔ شدید گرمی میں جلسہ کے مہمانوں کے لئے کھانے تیار کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا خیر دے۔ آمین!

بہت جلد چھوٹی عمر میں ہم سے جدا ہوا ہے۔ احباب اسے اور اس کے اہل خانہ کو اپنی دعا میں یاد رکھیں مرحوم نے بیگم کے علاوہ تین بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ بڑی دو بیٹیاں اور چھوٹا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی حفاظت اور نصرت فرمائے آمین!

یاد رکھو۔ نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا

یاد رکھو۔ نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے۔ اس وقت تک یہ بیعت بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبّر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنّت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 404)

ایک پاکستانی نژاد امریکن احمدی کا اعزاز

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ امریکہ کی نیوجرسی سٹیٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر چوہدری صفی اللہ وڑائچ صاحب کے صاحبزادے مکرم طارق ہبۃ اللہ چوہدری صاحب کی Superior Court میں بطور جج تقرری ہوئی ہے۔ کسی احمدی پاکستانی کی امریکہ میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی تقرری ہے۔ مکرم طارق ہبۃ اللہ چوہدری صاحب نے 14/ جون 2023ء کو قرآن کریم پر اپنے عہدے کا حلف لینے کی سعادت حاصل کی۔ حلف برداری کی یہ تقریب Cumberland Courthouse, Bridgeton New Jersey میں منعقد ہوئی، جس میں ان کے خاندان کے قریبی افراد کے علاوہ متعدد Superior Court Judges اور عدالت کے عملہ نے شرکت کی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین!

دائیں طرف تصویر میں امریکہ کی نیوجرسی سٹیٹ کے نئے Superior Court جج مکرم طارق ہبۃ اللہ چوہدری صاحب قرآنِ کریم پر اپنے عہدے کا حلف اٹھا رہے ہیں۔ درمیان میں اُن کے چچا مکرم ڈاکٹر چوہدری سمیع اللہ وڑائچ صاحب آف نارتھ جرسی، جو خود بھی حافظِ قرآن ہیں، قرآنِ کریم کا مصحف اٹھائے ہوئے ہیں جس پر نئے جج صاحب نے اپنا ایک ہاتھ رکھا ہوا ہے، جب کہ طارق ہبۃ اللہ چوہدری صاحب کے Assignment جج اُن سے حلف لے رہے ہیں۔ حلف والے قرآنِ کریم کا یہ نسخہ طارق ہبۃ اللہ چوہدری صاحب کو اُن کے دادا مکرم چوہدری عطاء اللہ خاں وڑائچ صاحب آف رام تارڑ ضلع حافظ آباد نے اُن کی آمین کی تقریب کے موقع پر انہیں بھرپور دعاؤں کے ساتھ دیا تھا۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل، خلافت کی برکات اور نئے جج صاحب کے دادا جان کی دعاؤں کا ایک شیریں ثمر ہے۔ الحمد للہ!

بائیں طرف تصویر میں Assignment جج، ڈاکٹر حافظ چوہدری سمیع اللہ وڑائچ صاحب (چچا) طارق ہبۃ اللہ چوہدری صاحب (جج) ڈاکٹر چوہدری صفی اللہ وڑائچ صاحب (والد)، چوہدری مجیب اللہ وڑائچ صاحب (چچا) جب کہ طارق ہبۃ اللہ چوہدری صاحب جج اس موقع پر اپنے مرحوم چچا خسر محترم چوہدری رضی اللہ وڑائچ صاحب آف یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ کی یادوں کو دل میں لئے کھڑے ہیں۔

بقیہ از زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

میزبانوں نے بتایا کہ ان کا کوئی نمائندہ یا ڈرائیور ائیرپورٹ پر ان کے نام کی تختی لئے کھڑا ہوگا جو ان کو سیدھا کانفرنس ہال میں لے آئے گا۔ پریشان صاحب نے تمام استقبالی تختیاں پڑھیں اور اپنا نام کہیں نہ دیکھ کر ایک نمایاں جگہ پر کھڑے ہوگئے، تاکہ میزبانوں کا نمائندہ انہیں آسانی سے دیکھ سکے۔ آہستہ آہستہ سب مسافر اور ان کے میزبان رخصت ہوگئے اور ان کے علاوہ صرف ایک ڈرائیور نما شخص باقی رہ گیا۔ جو بار بار پریشانی میں ادھر ادھر آ جا رہا تھا۔ پریشان صاحب نے سوچا ممکن ہے اس کی شناختی تختی وغیرہ گم ہوگئی ہو، سو کیوں نہ خود ہی اس سے بات کر لی جائے۔ انہوں نے اسے روک کر کہا :

"میں 'پریشان' ہوں!"

اس نے ایک بھرپور نظر ان پر ڈالی اور ایک طرف جاتے ہوئے کہا :

"تو میں کیا کروں، میں تم سے زیادہ 'پریشان' ہوں!!"

الغرض، اس طرح کے ادبی و علمی لطائف سنا کر دوسروں کو ہنسانے کے فن سے بھی خوب واقف تھے۔

افسوس کہ 02/اپریل 2022ء کو داعی اجل نے اس نیک نفس انسان کو ہم سے چھین لیا۔ ماضی کو حال سے ملانے والی ایک زنجیر تھی جو ٹوٹ گئی۔ تہذیب کا ایک ستون تھا جو گر گیا۔!

فی زمانہ ایسے لوگ بہت کم ملتے ہیں۔ یہ بات بھی نہیں کہ وہ خاکسار کا حقیقی بھائی تھا۔ بلکہ وہ تو ان اشعار کا حقیقی مصداق تھا کہ :

خوش تکلم سا خوش ادا سا ہے
بے تکلف سا بے ریا سا ہے
یوں لگا، جب ملا وہ پہلی بار
جیسے صدیوں سے آشنا سا ہے

بقیہ از علم و معرفت میں حصولِ کمال

مندرجہ بالا اصولوں پر عمل کر کے ہی ایک طالب علم علوم دینی و دنیوی میں وہ کمال حاصل کرسکتا ہے جس کی خوشخبری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اصولوں کو سمجھنے اور ان پر چلتے ہوئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے شعبہ تعلیم میں کمال حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

*****

اللہ کرے تو پائے اب جنت میں زندگی

تیرے وجود میں ملا تھا وصفِ صالحہ
ہر خوشترین رنگِ کائناتِ کاملہ

تو اپنے خاندان کا جلتا چراغ تھا
جو تیرے آس پاس تھا وہ باغ باغ تھا

محفل میں ہمنشین جب بیٹھے ہوں رو برو
سنتے تھے ذوق و شوق سے وہ تیری گفتگو

دنیا و دیں کے علم پر تجھ کو عبور تھا
سادہ مزاج پر نہیں دیکھا غرور تھا

تو جس کے ساتھ ہمسفر وہ خوش نصیب تھا
تیرے مکان میں مکیں تیرا حبیب تھا

اوروں کے دکھ میں تو شریکِ غم قدم قدم
تھا دوسروں کے سکھ میں پوشیدہ تیرا الم

دنیا کی ہر تکلیف سے نجات پا گئی
اللہ تجھے عطا کرے جنت میں زندگی

مکرم پروفیسر محمد ہادی مونس صاحب
جامعہ احمدیہ کینیڈا

باسعادت ولادتیں

• خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 23/مئی 2023ء کو مکرم عتیق احمد خان صاحب اور محترمہ ثنا ماہم صاحبہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام "طالعہ رامین خان" تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بچی واقفہ نو ہے۔

نومولودہ مکرم ڈاکٹر محمد شفیق طاہر صاحب اور محترمہ امۃ القیوم صاحبہ، سیسکاٹون کی پوتی اور مکرم امتیاز الحق صاحب اور محترمہ سہیلہ سید صاحبہ، برمپٹن کی نواسی ہے۔

• اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 5/جون 2023ء کو مکرم ہبۃ اللہ صاحب اور محترمہ نائمہ محمود صاحبہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام "عائزہ خدیجہ احمد" تجویز ہوا ہے۔

نومولودہ مکرم برکت اللہ صاحب اور محترمہ امۃ القدیر صاحبہ، سیسکاٹون کی پوتی اور مکرم طارق محمود صاحب اور محترمہ عالیہ محمود صاحبہ، برنگھم کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو صحت و سلامتی والی عمریں عطا فرمائے۔ انہیں خادمہ دین، نیک سیرت، خوش نصیب اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین!

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

مکرم ارشد علی ملک صاحب

4/مئی 2023ء کو مکرم ارشد علی ملک صاحب مسس ساگا نارتھ 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ۔ 6/مئی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نیشنل مجلس شوریٰ کینیڈا کی وجہ سے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مرحوم کے عزیز مکرم حمید احمد ملک صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں تھے۔

نیک صالح، مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج، غریب پرور، لوگوں کی دیکھ بھال کرنے والے دعا گو اور ہمدرد انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صفیہ ارشد ملک صاحبہ، ایک بیٹا مکرم منصور احمد ملک صاحب، دو بیٹیاں محترمہ راحیلہ ندیم ملک صاحبہ برامپٹن ایسٹ، محترمہ مبشرہ ارشد ملک صاحبہ امریکہ اور ایک ہمشیرہ محترمہ رفیقہ طیبہ صاحبہ ڈنمارک یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ زبیدہ کوکب صاحبہ

5/مئی 2023ء کو محترمہ زبیدہ کوکب صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر چوہدری سعید احمد کوکب صاحب ونڈسر 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ۔ 9/مئی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ذی شان گورایہ صاحب مربی سلسلہ ونڈسر نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ حضرت بابو عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی تھیں۔ نیک، صالح، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج، غریب پرور، لوگوں کی دیکھ بھال کرنے والی دعا گو اور ہمدرد خاتون تھیں۔ دن میں جب بھی موقع ملتا ایک سے زائد بار تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا مکرم کاشف سعید صاحب ونڈسر، دو بیٹیاں محترمہ ثمن مرزا صاحبہ یوکے، محترمہ ثروت عروج صاحبہ بریمپٹن ویسٹ اور ایک بھائی مکرم میاں مسعود احمد صاحب پیس ولیج یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم میاں رضوان مسعود صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید کینیڈا وافسر جلسہ سالانہ کی پھوپھی جان تھیں ان کے علاوہ اور بھی اعزا واقارب جیسے میاں فیملیز، کینیڈا میں قیام پذیر ہیں۔

مکرم چوہدری صفدر علی بھٹی صاحب

9/مئی 2023ء کو مکرم چوہدری صفدر علی بھٹی صاحب پیس ولیج ایسٹ 95 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ۔ 10/مئی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 11 مئی کو گیارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم میاں محمد سلیم صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نیک، صالح، مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ دعا گو بزرگ تھے۔ فرقان فورس میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ پاکستان کی مقامی جماعتوں میں قانونی امور میں احباب جماعت کی اپنے مشوروں سے مدد کرتے تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹیاں محترمہ کوثر نسیم صاحبہ امریکہ، محترمہ روبینہ کوکب صاحبہ پیس ولیج اور ایک پوتا مکرم احمد عمر بھٹی صاحب پیس ولیج یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم شریف احمد چوہدری صاحب

21/مئی 2023ء کو مکرم شریف احمد چوہدری صاحب ٹرانٹو ویسٹ 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ۔ 22/مئی 2023ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 23 مئی کو دو بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نیک، صالح، مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم چوہدری صاحبہ، تین بیٹے مکرم نعمان شریف سلمان صاحب ٹرانٹو ویسٹ، مکرم عمران شریف سلمان صاحب لندن ساؤتھ، مکرم عدنان شریف سلمان صاحب اور ایک بیٹی محترمہ عطیۃ القدوس صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ امۃ الجمیل فاروقی صاحبہ

24/مئی 2023ء کو محترمہ امۃ الجمیل فاروقی صاحبہ اہلیہ مرحوم مکرم چوہدری احمد حسن سنوری صاحب پیس ولیج ایسٹ 93 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ۔ 26/مئی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں

احباب جماعت نے شمولیت کی۔ بعدہ تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عبد الرزاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، مخلص خادمہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد و خیر خواہ، مالی قربانی کرنے والی اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ بہت سے بچوں کو ناظرہ قرآن شریف پڑھایا۔ لجنہ اماء اللہ میں انہیں مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم انور حسن شاکر صاحب امریکہ، چار بیٹیاں محترمہ فوزیہ منیر تشنہ صاحبہ، محترمہ ثمینہ محمود صاحبہ پیس ویلج، محترمہ آمنہ مبارکہ صاحبہ پاکستان اور محترمہ امۃ الرافع منان صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب

25/مئی 2023ء کو مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب آف ڈرہم ایسٹ 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 28/مئی 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔ 29 مئی کو بارہ بجے ٹرانٹو قبرستان، آشوہ میں تدفین ہوئی اور مکرم عمر اکبر صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بہت قریب تھے، اس وقت آپ قائد خدام الاحمدیہ اسلام آباد تھے۔ بحیثیت سول انجینئر قصر خلافت ربوہ کی تعمیر کے منصوبہ میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں پاکستان اور یہاں ڈرہم میں بھی مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ، چار بیٹے مکرم خواجہ سعود احمد صاحب ڈرہم ایسٹ، مکرم خواجہ محمد زکریا صاحب سیسکاٹون ساؤتھ ویسٹ، مکرم طیب احمد ملک صاحب بریمپٹن، مکرم خواجہ فہد احمد صاحب مربی سلسلہ Kiribati، ایک بیٹی محترمہ انعم مبارکہ صاحبہ امریکہ اور ایک ہمشیرہ محترمہ بشریٰ حلیمہ صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ صالحہ ہادی صاحبہ

30/مئی 2023ء کو محترمہ صالحہ ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر محمد ہادی مونس صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا، احمدیہ ابوڈ آف پیس 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 2/جون 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔ اس کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی فخر دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی، جماعت احمدیہ کے جید عالم مکرم مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب فاضل واقفِ زندگی انچارج شعبہ زود نویس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دختر نیک اختر اور نہایت ہی مخلص احمدی اور علمی گھرانہ کی چشم و چراغ تھیں۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کو دس سال سے زائد عرصہ تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ دار العلوم ربوہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم پروفیسر محمد ہادی مونس صاحب، چار بیٹیاں محترمہ بشریٰ نصرت ہما صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد گوہر صاحب مسس ساگا، محترمہ مبارکہ حنا صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد عطا صاحب، محترمہ غالیہ ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم عمران احمد اظہر صاحب ٹرانٹو ویسٹ، محترمہ بشریٰ شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبد القدوس شاہد صاحب امریکہ، ایک بھائی مکرم محمد داؤد طاہر صاحب لاہور جو کئی کتابوں کے مصنف اور سابق ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی مرحومہ کے بہت سے اعزا و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

مکرم سحر اللہ صاحب

یکم/جون 2023ء کو مکرم سحر اللہ صاحب بریمپٹن ویسٹ 41 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 5/جون 2023ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں پونے تین بجے مکرم علی رضا صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد تدفین ہوئی۔ مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی جس میں دور دراز سے آئے ہوئے احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شمولیت کی۔

مرحوم، حضرت منشی کرم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور مکرم سمیع اللہ صاحب ٹرانٹو ویسٹ کے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص احمدی نوجوان تھے۔ اعلیٰ کھلاڑی، جوش، جذبہ اور ولولہ کے ساتھ جماعت کے کاموں میں شریک ہوتے تھے۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ھبہ اللہ صاحبہ، دو بیٹیاں محترمہ علیانہ اللہ صاحبہ، محترمہ عنایہ اللہ صاحبہ، دو بہنیں محترمہ عینی اللہ صاحبہ بریڈفورڈ ویسٹ، محترمہ صفیہ جسوال صاحبہ ڈرہم ویسٹ اور والد محترم اور والدہ محترمہ غزالہ راجپوت بریڈفورڈ ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

11/جون 2023ء کو محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بریمپٹن ایسٹ 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

12/جون 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے پڑھائی اور اگلے روز 13 جون کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں بارہ بجے تدفین ہوئی۔ اور مکرم اسفند سلیمان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مہر دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باڈی گارڈ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک،

صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، تہجد گزار ، محبت کرنے والی ، دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔حضور انور کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لیتیں۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم منور احمد ناصر صاحب بریمپٹن ایسٹ ، مکرم مظفر احمد صاحب بیری ، تین بیٹیاں محترمہ شکیلہ زبیدہ صاحبہ ، محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ ، محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اور ایک ہمشیرہ محترمہ صاقہ بی بی صاحبہ بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ نسرین رشید صاحبہ

15/ جون 2023ء کو محترمہ نسرین رشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبدالرشید ملک صاحب انجینئر مسس ساگا 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

18/ جون 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر سے قبل ایک بجے ان کی نماز جنازہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی اور بریمپٹن میموریل گارڈن میں دو بجے تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحومہ ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ۔ جماعت احمدیہ کے جید عالم مکرم مولانا محمد احمد ثاقب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی بڑی بہو تھیں۔مکرم جمال احمد صاحب شہید کی ہمشیرہ تھیں جنہیں 1953ء کے فسادات میں سترہ سال کی عمر میں شہید کر دیا گیا تھا۔نہایت،نیک،صالحہ،صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق،ملنسار،ہمدرد وخیر خواہ،مہمان نواز اور دعا گو خاتون تھیں۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف حیثیتوں سے لجنہ اماء اللہ کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔جماعت کے کاموں میں بڑی گہری دلچسپی اور تندہی سے خدمات انجام دیتیں۔آپ لمبا عرصہ سیکرٹری ضیافت مسس ساگا رہیں۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر نامدار مکرم محمد عبدالرشید ملک صاحب انجینئر جنہوں نے بڑے اخلاص کے ساتھ مرحومہ کی علالت کے دوران قابل رشک خدمت انجام دی۔

چار بیٹے مکرم ہارون رشید صاحب ، مکرم شمعون رشید صاحب انجینئر ، اسسٹنٹ سیکرٹری جائید اد واقفِ زندگی ، مکرم نعمان رشید صاحب ، مسس ساگا ، ایک بھائی مکرم نصیر الدین بلال صاحب پاکستان اور ایک ہمشیرہ محترمہ منیرہ سلیم صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ فضیلت مسعود مہار صاحبہ

15/ جون 2023ء کو محترمہ فضیلت مسعود مہار صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد مہار صاحب وان جماعت 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

18/ جون 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشا کی نمازیں ادا کرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی اور اگلے روز 19 جون کو نیشنل قبرستان میں دس بجے تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحومہ ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی پوہلہ مہاراں کے حضرت چوہدری غلام محمد مہار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے کی بہو تھیں۔ اور مکرم مولوی محمد ابراہیم وڑائچ صاحب، پرنسپل تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں، سیالکوٹ کی صاحبزادی تھیں۔آپ جامعۃ المبشرین ربوہ میں ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔علمی گھرانہ کی چشم وچراغ تھیں۔مرحومہ تیس سال قبل ہجرت کر کے کینیڈا آئیں۔ بعد ازاں اپنی فیملی اور اعزا واقارب کو کینیڈا میں آباد کیا۔

مرحومہ نیک ، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، تہجد گزار ، محبت کرنے والی، ہمدرد وخیر خواہ، غریب پرور اور مخیر اور دعا گو خاتون تھیں۔آپ کو قرآن کریم سے بے حد محبت تھی ، بہتوں کو قرآن کریم پڑھایا۔مرحومہ نے عربی سمیت تین ماسٹر ڈگریاں حاصل کی تھیں۔وہ عربی زبان پر عبور رکھتی تھیں۔قرآن کریم کا ترجمہ زبانی جانتی تھیں۔مالی تحریکات میں پیش پیش تھیں۔انہوں نے افریقہ اور پاکستان میں پانی کے کنوؤں کے منصوبوں کے لئے دل کھول کر عطیات دیئے ۔مرحومہ نے پاکستان میں ایک اعلیٰ سرکاری ملازمت کے دوران سینکڑوں لوگوں کو ملازمت فراہم کرنے میں مدد دی اور بیواؤں، یتیموں، بے کس، بے سہارا اور بہت سے غریب احمدی خاندانوں کو فائدہ پہنچایا۔

آپ لمبا عرصہ درس وتدریس سے وابستہ رہیں۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔آپ کی ایک نواسی محترمہ ندرت اشرف چوہدری صاحبہ سیکرٹری تجنید لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں مکرم مسعود احمد مہار صاحب، تین بیٹے مکرم رحمان مسعود مہار صاحب، نیشنل سیکرٹری وقفِ جدید کینیڈا، مکرم ابرار مسعود مہار صاحب، مکرم عبدالجبار مسعود مہار صاحب ، دو بیٹیاں محترمہ فرحت کامران چوہدری صاحبہ وان، محترمہ ثمرہ بابر خاں صاحبہ حدیقہ احمد، دو بھائی مکرم ناصر محمود وڑائچ صاحب بریمپٹن ایسٹ ، مکرم طارق محمود وڑائچ صاحب آسٹریلیا اور ایک بہن محترمہ امۃ القیوم ملہی صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے ۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

ایسا ہرگز نہیں چاہیے

”دیکھو! وہ جماعت، جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ایسا ہرگز نہیں چاہیے ...ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم۔صفحہ 263-265، ایڈیشن 1988ء)